جلد ۲۳ | ۱۰ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۰ اگست ۱۹۳۵ء | نمبر ۳۵

حضرت امیر المومنین کی پالم پور سے تشریف آوری

صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ کی تشویشناک علالت

قادیان ۸- اگست - حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز آج سوا پانچ بجے بذریعہ ریل پالم پور سے معہ تمام افراد خاندان تشریف لائے۔ صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ کو جو سخت علیل اور بے حد نحیف ہو چکی ہیں۔ سٹریچر کے ذریعہ گاڑی سے اتارا گیا۔ اور موٹر میں آہستہ آہستہ مکان تک لایا۔ اور پھر سٹریچر کے ذریعہ ہی گھر میں پہونچایا گیا۔ احباب صاحبزادی صاحبہ کی صحت کے لئے خاص طور پر دُعا فرمائیں ::

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی اتحاد و یگانگت خدا کے فضل پر موقوف ہے

فرمودہ ۱۰ اگست ۱۹۰۵ء

"خدا تعالےٰ نے جس تہذیب کے پھیلنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ اسے اب کوئی روک نہیں سکتا جیسے جب کوئی بڑا بھاری سیلاب آتا ہے۔ تو اس کے آگے کوئی بند نہیں لگا سکتا اسی طرح پر اللہ تعالےٰ کا ارادہ اس سیلاب سے بھی بڑھ کر زبردست ہے۔ کون ہے؟ جو اس کے آگے بند لگائے۔ خدا تعالےٰ نے ارادہ فرمایا ہے۔ کہ دُنیا میں سچی تہذیب۔ اور روحانیت پھیلے۔ اور یہ اس کے بالمقابل عیسائیت کے گندے خیالات پھیلانا چاہتے ہیں۔ اب خدا تعالےٰ سے ان کی لڑائی ہے معلوم ہو جائیگا۔ کہ اس کا انجام کیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے جو ارادہ فرمایا ہے۔ وُہ ہو کر رہے گا۔ وُہی خدا ہے جس نے زمین و آسمان بنایا ہے۔ وُہ چاہے تو نئے سر سے آسمان زمین و آسمان کو بنا سکتا ہے۔ اب اسی کا کام ہے کہ وُہ دُنیا پر اثر ڈالے ہم جو کوشش کر رہے ہیں۔ یہ تو گویا بچوں کا کھیل ہے ہمیں کیا مقدرت ہے۔ کہ لوگوں میں سچائی کی رُوح پھونک دیں اور ان میں حقیقی اتحاد اور یگانگت پیدا کر دیں۔ نہ کیفیت اور کمیت اس اتحاد کی پیدا کر سکتے ہیں۔ نہ ایک وجُود بنا سکتے ہیں۔ یہ صرف خدا ہی کا کام ہے۔ جس نے پہلے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں یہ کرشمہ دکھایا۔ چنانچہ فرمایا لو انفقت ما فی الارض جمیعا۔ ما الفت بین قلوبھم۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرمایا۔ کہ اگر تو جو کچھ زمین میں ہے خرچ کرتا۔ تب بھی وُہ محبت اور الفت جو ہم نے صحابہ میں پیدا کر دی ہے نہ کر سکتا حقیقت میں یہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ جیسا پہلے اللہ تعالےٰ نے کیا ایسا ہی آپ کے فضل سے امید ہے" (الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۵ء)

اخبار "احسان" لاہور کا مفتریانہ اعلان

اہلیہ مرزا ضیاء اللہ بیگ صاحب پٹی نے کبھی احمدیت سے انحراف نہیں کیا

مجھے معلوم ہوا ہے کہ اخبار "احسان" لاہور نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۳۵ء میں میرے خاوند مرزا ضیاء اللہ بیگ صاحب ساکن پٹی کی طرف سے احمدیت سے توبہ کا اعلان شائع کیا ہے۔ اس اعلان میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ مرزا ضیاء اللہ بیگ صاحب کے ساتھ ان کے اہل وعیال بھی احمدیت سے تائب ہو گئے ہیں۔ چونکہ یہ اعلان جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے۔ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ اس لئے میں اخبار کے ذریعہ اپنی طرف سے یہ اعلان کر دینا چاہتی ہوں۔ کہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بدستور احمدی ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے جملہ دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہوں۔ میرے بچے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت پر قائم ہیں۔ اور میرا بڑا بچہ جو بالغ ہے۔ ہمیشہ مقامی جماعت احمدیہ کے ساتھ نمازوں میں شریک ہوتا ہے۔ اور احمدی ہے۔ اپنے خاوند مرزا ضیاء اللہ بیگ کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔ کہ انہوں نے کس مصلحت کے ماتحت اعلان مندرجہ اخبار "احسان" شائع کر دیا ہے۔ لیکن ہر صورت میں میرے اور میرے بچوں کے متعلق جو بات اس اعلان میں درج ہے۔ وہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے ؛

اخبار "احسان" کے مذکورہ بالا اعلان میں یہ بات بھی ظاہر کی گئی ہے۔ کہ گویا میں نے اور میرے بچوں نے مسجد مغلاں پٹی حاضر ہو کر احمدیت سے توبہ کا اعلان کیا ہے۔ یہ بات بالکل جھوٹ اور افترا ہے۔ میں چیلنج کرتی ہوں۔ کہ اخبار "احسان" کا ایڈیٹر یا خطیب صاحب جامع مسجد پٹی یا دیگر گواہان جن کے دستخط اعلان مندرجہ "احسان" میں بطور گواہ موجود ہیں۔ اس بات کو ثابت کریں۔ کہ میں نے یا میرے بچوں نے ان کی موجودگی میں توبہ از احمدیت کی ہو۔ یا کسی کے روبرو زبانی اقرار کیا ہو۔ یا اس اعلان کے لکھے جانے کے وقت مسجد میں حاضر ہوئے ہوں فقط حفیظہ بیگم زوجہ مرزا ضیاء اللہ بیگ صاحب پٹی

تصدیق:۔ میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ یہ تحریر میرے سامنے میری ہمشیرہ حفیظہ بیگم صاحبہ نے خود لکھائی ہے۔ اور اس کا ایک ایک لفظ ان کی منشا اور مرضی کے ماتحت لکھا گیا ہے ؛ مرزا محمد اسحاق بیگ ولد مرزا سلطان محمد بیگ صاحب رسالدار میونسپل کمشنر پٹی

نام نہاد احرار کا "مجاہد"

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

مسجد شہید گنج کے معاملہ میں مجلس احرار کی شرمناک غداری کے باعث رائے عامہ اور اسلامی پریس میں ناراضگی کا جو بے پناہ جذبہ پیدا ہو چکا ہے۔ اس کے ازالہ کے لئے مجلس احرار کے کارکن ہر طرح ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ گذشتہ ایام میں مجلس احرار نے عذر گناہ کے طور پر جو دو پوسٹر شائع کئے۔ وہ اسلامی پریس کی کڑی تنقید اور عام جذبہ ناراضگی کے باعث بالکل ناکام ثابت ہوئے۔ اور مجلس کے ارکان پر واضح ہو گیا۔ کہ چکنی چپڑی باتوں سے لوگوں کو بیوقوف نہیں بنایا جا سکتا۔ چنانچہ اپنے پوسٹروں کو عوام کی دست برد سے محفوظ نہ پا کر انہوں نے ایک دو ورقہ روزنامہ "مجاہد" کے نام سے جاری کیا۔ لیکن اس کی عام اشاعت بیرون لاہور کے بعض محفوظ مقامات کے لئے محفوظ رکھی گئی۔ کیونکہ لاہور میں اس کے خریدنے پڑھنے یا بیچنے سے نفرت کی جاتی ہے۔ بلکہ لوگوں میں اس کے متعلق چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ کیونکہ عام خیال کے مطابق بعض با اثر لوگوں نے اپنی ذاتی اغراض کے پروپیگنڈا کے لئے اسے مجلس احرار کے آرگن کی حیثیت سے جاری کرایا ہے۔ لیکن زیادہ قابل تعجب امر یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ کس طرح

آنریبل سر چودھری ظفر اللہ خان صاحب کا

ریاست ٹراونکور میں شاندار خیر مقدم

ٹریونڈرم ۶ اگست۔ آنریبل سر چودھری ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا گذشتہ شب کوچین سے ٹریونڈرم تشریف لائے۔ یہاں آپ ریاست کے شاہی مہمان کی حیثیت سے مقیم ہوں گے۔ سفر کے دوران میں کوئیلان کے مقام پر سوہارٹرز کمیٹی کی طرف سے آپ کی خدمت میں سپاسنامہ خیر مقدم پیش کیا گیا۔ آپ نے ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ میں تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے لوگوں کے محبت آمیز خیر مقدم کو شکریہ کے ساتھ قبول کرتے ہوئے فرمایا۔ "میں آپ کے پاس دور دراز کا سفر طے کر کے آیا ہوں۔ اور یہ امر کہ میرے اور آپ سب کے درمیان جو اس جگہ جمع ہیں جو جذبہ یگانگت موجزن ہے۔ وہ آئندہ نظام حکومت میں آپ کی پوزیشن کے لئے نیک فال ہے"

شام کو آپ نے مہاراجہ صاحب ٹراونکور سے ملاقات کی۔ بعد ازاں مہاراجہ صاحب بھی آپ کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ آپ تمام مقامی کالجوں میں تشریف لے گئے کارخانہ ربڑ کا معائنہ فرمایا۔ سر ایم حبیب اللہ صاحب کے ساتھ چائے نوش کرنے اور دیگر متعدد مصروفیات سے فارغ ہونے کے بعد ۷ اگست کو چین واپس تشریف لے گئے ؛

ضلع ملتان کے احمدی احباب توجہ فرمائیں

ہر احمدی اس بات سے واقف ہو چکا ہے۔ کہ حکومت پنجاب اور دیگر مخالفین نے اپنی طرف سے جماعت احمدیہ کو جن مشکلات میں ڈال رکھا ہے۔ گو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر مخالفت وعداوت سلسلہ کی ترقی اور دشمنان سلسلہ کی تباہی کا باعث ہو رہی ہے۔ اور ہوتی رہے گی۔ لیکن انفرادی طور پر وہی شخص خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کا وارث ہو سکتا ہے۔ جو ہر وقت ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو۔ پس مجھے امید ہے کہ ضلع ہذا کا ہر احمدی (جو سرکاری ملازم نہیں) نیشنل لیگ کا ممبر بننے کے لئے تیار ہو چکا ہوگا۔ اس لئے جہاں فرداً فرداً احمدی دوست ہیں۔ وہ اپنے ممبر نیشنل لیگ ہونے کی اطلاع دیں اور جہاں زیادہ احباب ہوں۔ وہاں سکرٹری کا انتخاب کر کے باقی ممبران کی فہرست تیار کر کے شیخ محمد حسین صاحب احمدی سکرٹری نیشنل لیگ ملتان محلہ قدیر آباد کو ارسال کر دیں۔ تاکہ ضلع کی تنظیم مکمل ہونے پر آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اطلاعاً عرض کر دیں۔ کہ ہم ممبران نیشنل لیگ ضلع ملتان انشاء اللہ سلسلہ کے وقار کے لئے شریعت اسلام و قانون وقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر قسم کی قربانی کرتے رہیں گے۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر تمام فہرستیں مکمل ہو کر پہنچ جانی چاہئیں۔ (شیخ) فضل الرحمان اختر پریذیڈنٹ نیشنل لیگ ملتان۔

وہ تمام سرکاری پابندیاں جو ایسی شورش کے مواقع پر ایک روزنامہ کے اجراء کے لئے پیش آتی ہیں۔ غیر معمولی سرعت کے ساتھ دور ہو کر دو تین یوم کے اندر اندر اخبار جاری ہو گیا۔ غرض اس قسم کی وجوہات کی بناء پر اسے عام اسلامی رائے عامہ کا نمائندہ نہیں سمجھا جاتا بلکہ ایک خاص جماعت یا چند خاص افراد کی ذاتی اغراض کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ یقین کیا جاتا ہے ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

احراری حکومت کے کھونٹے پر ناچ رہے ہیں

ہم پر تو اسی دن سے یہ امر واضح ہو چکا ہے کہ احراری لیڈر حکومت کے کھونٹے پر ناچ رہے ہیں۔ جب سے ہم احراریوں کے صریح ظلم و ستم کا نشانہ بن رہے ہیں۔ اور باوجود پورے زور سے حکومت کو توجہ دلانے کے وہ ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ لیکن اب مسجد شہید گنج کے انہدام کے سلسلہ میں جو المناک واقعات رونما ہوئے ہیں۔ ان میں احراری لیڈروں کا غدارانہ طرزِ عمل۔ اور ان کے متعلق حکومت کا رویہ باوجود سات پردوں میں نہاں ہونے کے اس حد تک واضح ہو چکا ہے۔ کہ حقیقت شناس سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اس وقت جمہور مسلمانوں کے مقابلہ میں احراری لیڈر حکومت کے ایجنٹوں کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ اور حکومت کے کارندے صریح طور پر ان کی حمایت میں لگے ہوئے ہیں۔

ان ایام میں جبکہ لاہور کے تمام اخبارات سنسر کے شکنجے میں کسے جا چکے تھے۔ احراری اپنی غداری پر پردہ ڈالنے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے لمبے چوڑے اعلانات شائع کرتے رہے۔ لیکن ان کے جواب میں جو کچھ لکھا جاتا۔ اس پر کڑی پابندیاں عائد تھیں۔ چنانچہ ایک مطبع کو ان ایام میں اس لئے تنبیہ کی گئی۔ کہ اس میں احراریوں کے متعلق ایک پوسٹر چھپا تھا۔ اور اخبارات کو اس حد تک مجبور بنا دیا گیا۔ کہ اخبار "زمیندار" کو اپنے ۳۱ جولائی کے پرچہ میں لکھنا پڑا:-

"مسلم اخبارات کو مسلمانوں کی رائے عامہ کا اظہار تک کرنے اور مجلس احرار یا دیگر مجالس کے طرزِ عمل پر آزادانہ تبصرہ کرنے تک کی اجازت نہیں دی جاتی ہے"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ان ایام میں حکومت احرار کے خلاف آزادانہ تبصرہ اپنے مفاد کے خلاف سمجھتی تھی۔ اور یہ اسی صورت میں سمجھا جا سکتا ہے۔ جبکہ احراری حکومت کے ایجنٹ بن کر کام کر رہے ہوں۔ ورنہ حکومت کو اس سے کیا۔ کہ احراریوں کے طریق عمل پر مسلمان آزادانہ نکتہ چینی کریں۔

پھر ابتدا میں جب احراری لیڈروں نے مختلف مقامات میں جلسے منعقد کر کے پبلک کو اپنے فریب میں مبتلا کرنے کی کوشش کی۔ اور اس پر ان کی خوب گت بنی۔ اور وہ بے حد ذلیل و رسوا کئے گئے۔ تو پھر انہوں نے جلسوں کا خیال ترک کر دیا۔ حتیٰ کہ کسی جلسہ میں شریک ہونے کی بھی ان میں جرأت نہ رہی۔ لیکن اب کئی ایک مقامات کے متعلق اطلاعات شائع ہو چکی ہیں۔ کہ احراری مسلمانوں کے جلسوں کو خراب کرنے۔ ان میں گڑبڑ پیدا کرنے۔ حتیٰ کہ مارپیٹ شروع کر دینے کے بھی مرتکب ہو رہے ہیں۔ اور امن قائم رکھنے والی پولیس ان فتنہ انگیز اور امن شکن لوگوں کی ممد و معاون پائی جاتی ہے چنانچہ سرگودہ کے ایک جلسہ کی جو روئداد ۸ اگست کے "زمیندار" میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ عطاء اللہ شاہ بخاری نے مولوی ظفر علی خان۔ اور ان کے ساتھیوں کے خلاف تقریر کی۔ مگر جو لوگ اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ انہیں حکومت کی طرف سے یہ ہدایت کی گئی۔ کہ وہ دورانِ جلسہ میں بول نہیں سکتے۔ اس وجہ سے کسی نے کچھ نہ کہا۔ اور صاف طور پر دیکھا۔ اور پھر بذریعہ اخبار اس کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ "حکومت نے احراریوں کی تائید و حمایت میں ایسی مستعدی کا اظہار کیا جس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہ سارے سکھوں کی تائید اور حکومت کی حمایت کے لئے بھیجے ہوئے ہیں"

حکومت کی اس تائید و حمایت کی نوعیت اس وقت اور زیادہ قابلِ توجہ بن جاتی ہے جب یہ دیکھا جائے۔ کہ مسلمانوں کے جلسوں میں احراریوں کو فتنہ و فساد پیدا کرنے اور شرارت پھیلانے سے قطعاً نہیں روکا جاتا۔ اور امرتسر کے متعلق تو اخبار "احسان" نے اپنے ۸- اگست کے پرچہ میں جو رپورٹ شائع کی ہے وہ نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ احراریوں نے سمجھ لیا ہے کہ خواہ وہ شرارت اور قانون شکنی میں کتنے ہی بڑھ جائیں کوئی انہیں پوچھنے والا نہیں۔

"احسان" لکھتا ہے۔ کہ حال میں تیمیر باغ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس میں ایک احراری نے تقریر کرتے ہوئے جب یہ کہا۔ کہ "مجلس احرار نے مسلمانوں کی بہت خدمت کی ہے" اور اس کے جواب میں ایک شخص نے کہہ دیا۔ کہ "شیطان نے بھی بہت عبادت کی تھی۔ لیکن اس سے کیا ہو سکتا ہے" تو اسے احراری دھکے دیتے ہوئے باغ کے ایک کونے میں لے گئے۔ اور اسے اتنا مارا۔ کہ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جلسہ میں گڑبڑ مچ گئی۔ تو احراری لیڈروں نے اعلان کیا۔ کہ

"والنٹیر شور مچانے والے کا بندوبست کر رہے ہیں۔ آپ امن سے بیٹھے رہیں۔ وہ شخص مرزائی تھا۔ اس سے امن قائم ہو گیا۔ مگر رفتہ رفتہ جب معلوم ہوا۔ کہ وہ مرزائی نہیں۔ بلکہ مسلمان تھا۔ تو بہت سے لوگ اٹھ کر چلے آئے"

اس کے بعد لکھا ہے۔

"جب وہ شخص بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ تو پولیس نے کوئی کارروائی نہ کی۔ چند ہمسایوں نے اسے اٹھا کر ٹانگہ میں رکھا۔ تو پولیس نے روک لیا۔ اور ساڑھے دس بجے تک ملک کے چوک میں سول ہسپتال لے جانے سے روکا۔ جب اسے بالکل ہوش نہ آئی۔ تو سول ہسپتال پہنچایا گیا۔ ساڑھے گیارہ بجے سے بارہ بجے رات تک ڈاکٹر جو ڈیوٹی پر تھا۔ معائنہ کرنے کے لئے نہ آ سکا۔ بارہ بجے آیا۔ اور ایک بجے تک معائنہ کرتا رہا۔ اس کے بعد ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ صبح ۵ بجے تک اسے ہوش نہ آیا۔ اب بھی اس سے گفتگو نہیں ہو سکتی۔ معلوم ہوا ہے کہ گھونسوں سے اس کے پیٹ کی انتڑیوں وغیرہ کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ حالت سخت خطرناک ہے"

احراریوں کا یہ طریق عمل اور اس کے مقابلہ میں پولیس کا رویہ بتاتا ہے۔ کہ احراریوں کو نہ صرف مسلمانوں میں تفرقہ و شقاق پیدا کرنے۔ اور ان کے قومی اور ملکی مفادات کو نقصان پہنچانے کے لئے کھلا چھوڑ دیا گیا ہے۔ بلکہ قانون شکنی کرنے پر بھی گرفت نہیں کی جاتی۔ اور احراری جو کچھ کر رہے ہیں۔ حکومت کے کھونٹے کے زور پر کر رہے ہیں۔

اب قابلِ غور سوال یہ ہے۔ کہ احراری جو ہمیشہ قانون شکنی کرتے رہے۔ جو ہر موقعہ پر حکومت کے لئے پریشانی کا موجب بنتے رہے۔ اور جو اب بھی بظاہر یہ کہتے ہوئے سُنے جاتے ہیں۔ کہ ان کا مقصد ہندوستان سے انگریزی حکومت کو مٹا کر قومی حکومت قائم کرنا ہے۔ ان کے لئے حکومت کا کھونٹا میسر آ جانا۔ اور حکومت کا مسلمانوں کے مقابلہ میں ان کی صریح تائید و حمایت پر اتر آنا کوئی معمولی بات نہیں۔ اس سے جہاں یہ ظاہر ہے۔ کہ حکومت نے ایسے لوگوں کو اپنے لئے منتخب کیا ہے جن کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ عوام کو دھوکہ اور فریب میں مبتلا کرنے کے فن میں ماہر ہیں۔ وہاں یہ بھی ثابت ہے کہ احرار پوری طرح حکومت کے ایجنٹ بن چکے ہیں۔ اور جو کچھ کر رہے ہیں۔ کٹھ پتلی کے طور پر کر رہے ہیں۔

نظر بندوں کیلئے اخراجات کا مطالبہ

مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں حکومت نے جن مسلمان لیڈروں کو اپنے کاروبار سے علیحدہ کر کے دوسرے مقامات پر نظر بند کر رکھا ہے اول تو انہیں آزاد کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ حالات اب پرسکون ہو گئے ہیں۔ لیکن اگر حکومت فی الحال اس کے لئے تیار نہ ہو۔ تو ان کے اخراجات کے متعلق معقول انتظام کرنا چاہیئے۔ ورنہ ان کی تکالیف سے متاثر ہو کر مسلمانوں میں بے چینی کا پیدا ہونا لازمی بات ہے

یہودیوں کے "بیت الدین" سے اخبار "مدینہ" کا مضحکہ خیز استدلال

اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے ایک اقتباس کی بناء پر الفضل یکم اگست ۱۹۳۵ء میں احرار کے اس الزام کی تردید میں۔ کہ جماعت احمدیہ نے قادیان میں متوازی حکومت قائم کر رکھی ہے۔ کیونکہ وہ مقدمات کے خود فیصلے کرتے اور پھر ان فیصلوں کو نافذ کرتے ہیں۔ لکھا گیا تھا۔ کہ حکومت کے قانون کے رُو سے اس قسم کے فیصلے کوئی جرم نہیں۔ اور اگر معمولی جھگڑوں کے تصفیہ کرنے کا نام متوازی حکومت رکھا جا سکتا ہے۔ تو اس سے زیادہ پر ہیبت حکومت یہودیوں نے لنڈن میں قائم کر رکھی ہے۔ جہاں باقاعدہ عدالت میں ایک باقاعدہ جج نہ صرف مذہبی جھگڑوں بلکہ سول تنازعات کا بھی فیصلہ کرتا ہے۔ اور اس کے فیصلے خوشی سے تسلیم کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ "سول" نے لکھا تھا۔

"برٹش عملداری میں (علاوہ برٹش لاء کے) اور قوانین کے نفاذ کی بھی گنجائش ہے۔ چنانچہ اس کی مثال بیت الدین ہے جس کا منتخب قاضی ربی۔ آئی ابرانسکی ہے۔ ابتداءً بیت الدین مذہبی پنچایتی کچہری کا تھی۔ مگر آج لنڈن کے یہودی باہمی رضامندی سے اپنے سول اور مذہبی مقدمات اس کچہری میں دائر کر کے فیصلہ کراتے ہیں اس کچہری کو انصاف گستری میں ایسی شہرت حاصل ہو چکی ہے۔ کہ یہودی جس کا مقدمہ یہاں فیصل پا جائے۔ شاذ و نادر ہی فیصلے کو قبول کرنے سے گریز کرتا ہے۔ بیت الدین کی کچہری ایسٹ اینڈ میں منعقد ہوتی ہے علاوہ برٹش ایمپائر کے یہودیوں کے غیر ملکی یہودی بھی اپنے اختلافات کا تصفیہ یہاں سے کراتے ہیں۔ اس کچہری کے قاضی ہونے کا اعزاز ربی ابرانسکی کو حاصل ہے جن کی عمر چالیس سال کی ہے۔"

اس امر واقعہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم نے بتایا تھا۔ کہ جب لنڈن میں اس قسم کے انتظام کو آج تک کسی ہوشمند انسان نے انگریزی قانون کی خلاف ورزی قرار نہیں دیا۔ اور نہ یہود پر متوازی حکومت قائم کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ تو وہ چیز جو لنڈن میں جائز ہو سکتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے لئے کیوں جرم بن سکتی ہے۔

ہمارے اس مضمون کے شائع ہونے پر بجائے اس کے کہ سنجیدگی اور متانت سے اس پر غور کیا جاتا۔ اخبار مدینہ بجنور (۵ اگست) نے اس بارے میں جو درافشانی کی ہے۔ وہ یہ ہے:-

"گورداسپور کے سشن جج نے اپنے فیصلے میں لکھا ہے۔ کہ قادیانیوں نے قادیان میں متوازی حکومت قائم کر رکھی ہے۔ جس میں وہ فوجداری مقدمات تک طے کرتے ہیں جمعیت احرار بھی قادیانیوں پر اسی قسم کے الزام لگاتی ہے۔ لیکن معاصر الفضل کا دعویٰ ہے۔ کہ محض عدالتوں کا قائم کرنا متوازی حکومت کی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ لنڈن میں یہودیوں نے بھی اپنا "بیت الدین" قائم کر رکھا ہے۔ جہاں یہودی تنازعات کا فیصلہ ہوتا ہے۔ قادیانیوں کو مثیل یہود ہونا مبارک ہو"

جماعت احمدیہ کو مثیل یہود کہہ کر "مدینہ" نے اپنی یہودیت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے کیونکہ مثیل یہود وہ ہے۔ جس نے مسیح موعود کا انکار کیا۔ نہ اسے قبول کرنیوالے۔ مگر اس سے ظاہر ہو گیا۔ کہ ہماری پیشکردہ مثال اپنے اندر اتنا وزن رکھتی ہے۔ کہ کوئی مخالف منہ تو چڑا سکتا ہے۔ مگر اسے توڑ نہیں سکتا۔

ہم مدیر "مدینہ" سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کیا اپنی تائید میں کسی غیر مذہب والے کی کوئی مثال پیش کرنا اس امر کا ثبوت ہوا کرتا ہے۔ کہ وہ اس کا مثیل ہے اگر یہ اصل درست ہے۔ تو کیا کہیں گے۔ وہ اس بارے میں۔ کہ خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ ان تکونوا تالمون فانھم یالمون کما تالمون۔ اگر تمہیں راہِ خدا میں تکلیفیں اٹھانا پڑتی ہیں۔ تو کفار بھی تو تمہاری طرح تکلیفیں اٹھا رہے ہیں۔ کیا اس بناء پر یہ کہنا درست ہو سکتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو کفار کا مثیل بنا دیا ہے۔ پھر آتا ہے۔ قل یا اھل الکتاب تعالوا الیٰ کلمة سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئًا۔ اے اہل کتاب اس کلمہ کی طرف آؤ جس میں ہم اور تم برابر ہیں۔ اور وہ یہ کہ خدا کے سوا ہم کسی کی عبادت نہ کریں۔ اور نہ کسی کو اس کا شریک قرار دیں۔ اس جگہ بھی مسلمانوں کو بعض امور میں اہلِ کتاب سے مشابہ قرار دیا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ مثال اس لئے دی جاتی ہے۔ کہ تا بات واضح کر دی جائے یہ مقصد نہیں ہوتا۔ کہ اس کا اپنے آپ کو مماثل قرار دیا جائے۔ مدیر مدینہ کو چاہیئے۔ کہ اس قسم کی لغو باتوں سے اپنی جہالت کا مظاہرہ نہ کرے۔ اور سمجھ لے۔ کہ یہودی وہی ہے۔ جو مسیح کا منکر ہے۔ مسیح ثانی کا پرستار تو احمدی ہے۔

مولوی ظفر علی صاحب پر دو لاکھ روپیہ لینے کا الزام

چونکہ احرار کی دروغ بیانیاں ہم ایک عرصہ سے سنتے چلے آ رہے ہیں۔ اس لئے گو ہمیں پہلے ہی اعتراف تھا۔ کہ اس فن میں انہیں کمال حاصل ہے۔ لیکن اب اس اعتراف کا اعلان بھی ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ شہید گنج کی مسجد کے حادثہ کے دوران میں انہیں جو ذلت اور رسوائی حاصل ہوئی ہے۔ اسے دور کرنے کے لئے انہوں نے ایسے ایسے جھوٹ تراشنے شروع کر دیئے ہیں۔ جو ممکن نہیں کسی اور کے منہ سے نکل سکیں مثلاً سہارنپور کے ایک جلسہ میں کہا گیا۔ اور اخبار احسان ۸ اگست میں شائع کیا گیا ہے۔ کہ مولوی ظفر علی قادیانیوں سے دو لاکھ روپے لے کر کھا گئے ہیں۔

حیرت ہے یہ لوگ ایک طرف تو یہ کہتے ہوئے نہیں تھکتے۔ کہ جماعت احمدیہ کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے۔ اور انہوں نے احمدیت کو مٹا کے رکھ دیا ہے۔ پچاس فیصدی احمدی جماعت سے الگ ہو چکے ہیں۔ اور باقی بھی الگ ہونے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ انہیں صرف یہ انتظار ہے۔ کہ احراری ان کی دستگیری کے لئے آمادہ ہوں۔ لیکن ادھر یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ احمدی ایک ایک دشمن احمدیت کو خریدنے کے لئے دو دو لاکھ روپیہ صرف کر دینا معمولی بات سمجھتے ہیں۔ ذرا غور کر کے بتائیں۔ ان حالات میں جو احمدیت کی طرف وہ منسوب کرتے ہیں۔ اتنا روپیہ احمدیوں کے پاس آ کہاں سے گیا۔ کہ ہم دو دو لاکھ روپیہ ایک شخص کی نذر کر سکتے ہیں

پھر یہ بھی تو خیال کرنا چاہیئے۔ کہ مولوی ظفر علی صاحب کو جو احراریوں کے جنم داتا ہیں۔ اگر دو لاکھ روپیہ میں خرید لیا گیا ہے۔ تو احراری لیڈروں کو بہت تھوڑی تھوڑی رقوم میں خرید لینا کچھ بھی مشکل نہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ ہم اس قسم کی خرید و فروخت کے لئے قطعًا تیار نہیں ہیں۔ اور نہ کوئی عقلمند انسان اس کے لئے تیار ہو سکتا ہے۔ جس شخص کو آج دو لاکھ نذر کیا جائے۔ کل وہ نہایت آسانی کے ساتھ چار لاکھ کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ اور اسی ہتھیار کے ذریعہ جس سے اس نے دو لاکھ وصول کیا۔ چار لاکھ بھی وصول کر سکتا ہے۔

پس دو لاکھ چھوڑ اس رنگ میں ہم کسی کو دو کوڑیاں بھی دینے کے لئے تیار نہیں۔ نہ اس لئے کہ ہمارے پاس اتنا روپیہ ہی کہاں ہے۔ کہ اس طرح لٹاتے پھریں۔ اور نہ اس لئے کہ اس سے ہمیں نفع کی کوئی توقع ہی نہیں ہو سکتی احراریوں کا چونکہ اپنا پیشہ ہی پیسہ طلبی ہے۔ اس لئے وہ دوسروں کے متعلق بھی فوراً یہی خیال کر لیتے ہیں۔ اور اسی ذہنیت کے ماتحت اب وہ ہر اس شخص کے متعلق جو ان کے ڈھول کا پول کھول رہا ہے۔ جھٹ الزام لگا دیتے ہیں حالانکہ خود ان کے متعلق عامۃ المسلمین یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ حکومت سے روپیہ کھا گئے ہیں۔

173

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور احمدیوں کی التجائیں

احراریوں کے انتہائی ظلم و ستم کے متعلق

(۴۵)

احراری غنڈے کے خلاف شرفا کی طرف سے اظہار نفرت

عدن سے ایک احمدی لکھتے ہیں:

سیدی و مولائی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

گزشتہ ڈاک سے دل کو بے قرار کر دینے والی خبر دربارہ صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب موصول ہوئی۔ عنوان دیکھتے ہی میرو قرار جاتا رہا۔ آخر ان کمینوں کو کس طرح جرأت ہوئی۔ کہ میاں صاحب پر ہاتھ اٹھائیں۔ میں میاں صاحب کی جسمانی طاقت سے خوب آگاہ ہوں اگر وہ چاہتے۔ تو اسی وقت خدا کے فضل سے اس روسیاہ کے ٹکڑے کر دیتے۔ لیکن وہ بھی کیا کرتے۔ اور دوسرے بھی کیا کیں۔ حضور نے ہاتھ باندھ دیئے ہیں۔ اور زبانیں بند کر دی ہیں۔ اغیار کے حوصلے حد سے زیادہ بڑھ چکے ہیں۔ قادیان جو ہمارا مذہبی مرکز ہے۔ اس میں دو کوڑی کے آدمی۔ ہماری نہیں۔ بلکہ ہمارے مقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند ارجمند کی ایسی بے حرمتی کریں خدایا تو خود ہی انصاف کر۔

حضور کی اطلاع کے لئے عرض ہے۔ کہ اس بیہودہ حرکت کو ہر مذہب و ملت کے شریف لوگوں نے نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ سوائے مذہب فروش احراریوں کے چند کے مندرجہ ذیل رفقاء نے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ حضور کی خدمت میں عرض کیا جائے۔ ایسی احراریوں کی اس وحشیانہ حرکت پر بے حد افسوس ہے۔ اور حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب سے دلی ہمدردی ہے۔

(۱) جناب سردار شو سنگھ صاحب اسسٹنٹ انجینیر پورٹ ٹرسٹ۔ عدن۔ (۲) جناب ایم۔ آر کامرا صاحب ٹریفک انسپکٹر عدن (۳) جناب سردار ہر سنگھ صاحب اوورسیر (W.B.) عدن (۴) جناب پنڈت ہنراج صاحب اوورسیر (W.B.) عدن (۵) مسٹر رمضان صاحب سینیر کلرک (P.S.D.) عدن (۶) مسٹر ایم۔ ایچ۔ باندہ۔ (Chief Clerk of the Residency Court)

(۴۶)

احمدیت کو ہمارے خون کی ضرورت ہے

برہما سے ایک احمدی لکھتے ہیں:۔

بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اخبار الفضل میں حضرت میاں شریف احمد صاحب پر ایک غنڈے کے حملہ کا حال پڑھا۔ دل پاش پاش ہو گیا۔ میری سمجھ میں ہی نہیں آسکا۔ کہ اس وقت قادیان والوں نے کیسے صبر کیا۔ اور کس طور پر اپنے جذبات پر قابو پا لیا۔ بے شک حضور کا ارشاد ہے۔ کہ صبر کریں کھاؤ۔ اور خاموش رہو۔ مگر جو مظالم مرکز سلسلہ میں کئے جا رہے ہیں۔ وہ ناقابل برداشت ہو چکے ہیں۔ کیا دنیا کی کوئی حکومت چند اقلیتوں کے حقوق بھی چھین سکتی ہے۔ دنیا میں انسان پر موت ایک ہی دفعہ آسکتی ہے۔ اور مرنے سے منافق ڈرا کرتے ہیں۔ جس کے دل میں ایمان ہو۔ وہ کبھی موت سے نہیں ڈرتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ احمدیت کو ہمارے خون کی ضرورت ہے:۔

حضور نے ایک دفعہ اپنے خطبہ میں فرمایا تھا۔ کہ میں اپنی پابندیاں جماعت سے اٹھا لونگا۔ پھر وہ جانے، اور حکومت جانے۔ میرا خیال ہے۔ کہ حضور نے جو پابندیاں جماعت پر لگا رکھی ہیں۔ ان کو اٹھالیں۔ تا قوم کی غیرت کو کوئی نقصان نہ پہونچ جائے۔ میرے خیال میں تو ہم کو مر جانا اس ذلت سے بہتر ہے۔ اس سے بڑھ کر اور ذلت کیا ہوگی۔ کہ ہمارے پیارے مسیح موعودؑ کے فرزند پر برسر عام حملہ کیا جائے۔ اور ہم صبر کو لئے بیٹھے رہیں۔ اب صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ حضور کو اچھی طرح علم ہے۔ کہ حکومت پُرامن رہنے والوں کی کبھی امداد نہیں کرتی۔ ہم قانون کے اندر رہ کر وہ کام کر سکتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ کو پتہ لگ جائے۔ کہ وہ کھیل جو وہ کھیل رہی ہے۔ وہ اس کے لئے مفید نہیں ہے۔ ہم میں سے دس یا بیس یا سو یا ہزار اگر مر جائیں گے۔ تو اس سے جماعت کو کچھ نقصان نہیں پہونچے گا۔ بلکہ اسے نئی زندگی حاصل ہوگی۔ ہم خدا تعالیٰ کے آگے اس بات کے جواب دہ نہیں ہو سکتے۔ کہ تم نے اپنی عزت و آبرو اور مال کی حفاظت میں کیوں جان دی کیونکہ اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے۔ کہ تم اپنے مال اور عزت کی حفاظت کرو۔

(۴۷)

احراریوں کے مظالم ہم کب تک برداشت کرینگے

ضلع شیخوپورہ سے ایک احمدی لکھتے ہیں:۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ پر ایک غنڈے کا قاتلانہ حملہ اور پھر یہ میں اپنی آنکھوں سے پڑھوں۔ کاش میں ایسے وقت کے لئے زندہ ہی نہ رہتا۔ سُرخی پڑھ کر جو میرے دل کی حالت ہوئی۔ اس کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ مجھے اُس دن حد سے زیادہ مجنونانہ جوش۔ اور غم و غصہ تھا۔ اتنا ضبط آج اتنے دنوں کے بعد طبیعت میں پیدا ہوا ہے۔ کہ حضور کو خط لکھ سکوں۔ دل تو اندر سے کچھ اور کہہ رہا ہے۔ مگر ہاتھوں کو مجبور کر کے صرف یہ عرض کر رہا ہوں۔ کہ احراریوں کے مظالم حد سے زیادہ ناقابل برداشت ہو گئے ہیں۔ آخر کب تک ہم برداشت کریں گے۔

(۴۸)

موت ہمیں خوفزدہ نہیں کر سکتی

دانا سے ایک احمدی لکھتے ہیں:۔

سیدی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک کمینہ فطرت شخص کا حملہ ایسا نہیں۔ کہ وہ ہمارے دلوں سے محو ہو سکے۔ اس کے تصور سے ہمارا خون کھولتا ہے۔ اور بدن پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ دُنیا ہماری آنکھوں میں اندھیر ہو گئی۔ اور ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ہم کس طرح اپنے دلوں کو تسلی دیں۔ یہ خلش ہے۔ جو ہمیں بے چین کئے ہوئے ہے۔ اور یہ جذبات کی کشمکش ہے۔ جس میں ہم پھنسے ہوئے ہیں۔

پیارے آقا! آج دُنیا ہم پر تنگ کر دی گئی ہے۔ اور ہمیں انتہائی طور پر دکھ دیا جا رہا ہے۔ ہم ان زخموں کو جو مصیبتیں۔ اور تکلیفیں سہتے سہتے ہمارے دلوں پر پڑ گئے ہیں۔ کس طرح ظاہر کریں:۔

اے امیر المومنین! ہم حضور کے احکام کے مطابق پُرامن ہیں۔ مگر اس سے کوئی یہ نہ سمجھے۔ کہ ہم بزدل ہیں۔ اگر حضور ہمیں حکم دیں۔ تو ہم سمندر میں کودنے کے لئے تیار ہیں۔ موت ہمیں خوف زدہ نہیں کر سکتی:۔

کل میں حضور کا خطبہ جمعہ پڑھ رہا تھا۔ جب اس مقام پر پہونچا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ سے بیعت موت کے لئے ارشاد فرمایا۔ تو میرے بدن کے ذرہ ذرہ میں بجلی کی رو چلی گئی۔ اور آنکھیں پُرآب ہو گئیں۔ میں تو اس سے پہلے ہی حضور کے ہاتھ پر اپنی جان اور مال خدا کے لئے وقف کر چکا ہوں۔ پھر اس کا اعادہ کرتا ہوں

فرقہ بہائیہ کے خلاف اسلام اور مشرکانہ عقائد

بہائیت میں جھوٹ اور منافقت کی تعلیم

۴

گذشتہ تین نمبروں میں بہائیوں کی مسلمہ کتب کے حوالجات سے یہ امر ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ فرقہ بہائیہ کے عقائد صریح مشرکانہ اور خلاف اسلام ہیں۔ اور ان میں کوئی بات ایسی نہیں پائی جاتی جس سے بہائیوں کا اسلام سے کوئی تعلق سمجھا جا سکے۔ آج اسی تسلسل میں اخبار "زمیندار" کے بہائی نامہ نگار کے اس ادعاء کی قلعی کھولی جاتی ہے۔ کہ "اہل بہاء صاف اور کھلے بندوں تبلیغ کرتے ہیں"۔ اور یہ کہنا کہ گویا بہائی اپنے مذہب کی کھلے بندوں تبلیغ نہیں کرتے" سراسر غلط اور سفید جھوٹ ہے"۔

جماعت احمدیہ کے عقائد خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا پر ظاہر ہیں اور یہ حقیقت الم نشرح ہے۔ کہ ہم اپنے کسی عقیدہ کو کسی حالت میں نہیں چھپاتے۔ احمدی فدائیوں نے اپنے خون سے صفحۂ عالم پر یہ سچائی لکھدی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ سے زیادہ حق کے اظہار میں نڈر اور بے خوف کوئی جماعت نہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں بابیت اور بہائیت میں منافقت اور غلط بیانی کی واضح الفاظ میں تعلیم دی گئی ہے۔ جس کا ثبوت بہائیوں کی اپنی تحریروں سے پیش کیا جاتا ہے۔

اس فرقہ کا پہلا بانی علی محمد باب ہوا ہے اس نے جس حد تک اپنے متبعین کو منافقت اور تقیہ کی تعلیم دی۔ اس کا اس سے پتہ چل سکتا ہے کہ بابی فرقہ کی کتاب نقطۃ الکاف مصنفہ حاجی میرزا جانی کاشانی بابی کے صفحہ ۲۴۷ میں لکھا ہے۔ علی محمد باب نے اپنے قتل ہونے سے ایک روز پہلے اپنے مریدوں کو وصیت کی۔ کہ "اے اصحاب فردا کہ از شما سوال نمائند از حقیقت من تقیہ نمائید و انکار نمائید و لعن کنید زیرا کہ حکم اللہ بر شما ایں است"۔ یعنی کل تم سے میرے دعویٰ کی سچائی اور حقانیت کے متعلق سوال ہوگا۔ تمہارا فرض ہوگا۔ کہ تم تقیہ کر کے میری سچائی کا انکار کرو۔ اور مجھ پر لعنت بھیجو۔ یہی تعلیم بہاء اللہ نے اپنے متبعین کو دی چنانچہ میرزا حیدر علی صاحب اصفہانی جو بہائی فرقہ کے بہت بڑے مبلغ سمجھے گئے ہیں۔ اپنی کتاب بہجۃ الصدور مطبوعہ ۱۳۴۱ء کے صفحہ ۸۳ میں لکھتے ہیں۔ جب عبدالبہا کی سفارش پر بمقام ادرنہ بہاء اللہ نے مجھے اپنے مذہب کی تبلیغ کے لئے مبلغ مقرر کیا۔ تو سب سے پہلی ہدایت انہوں نے مجھے یہ دی۔ کہ:- "بحکمت صحبت کن و مشرف شدن ادرنہ را براے سیاحت و اطلاع ہر جائی اظہار دار استر ذہبک و ذہابک و مذہبک را ہموارہ ملاحظہ نما"۔ یعنی تم لوگوں سے حکمت کے ساتھ ملاقات کرنا اور ادرنہ میں اپنا آنا ایک عام معلومات حاصل کرنے والے سیاح کے طور پر لوگوں کے پاس بیان کرنا اور اس نصیحت کو ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھنا کہ اپنی دولت اپنا سفر اور اپنا مذہب کسی کے پاس ظاہر نہ کرنا۔ اور حتی الامکان ان تینوں چیزوں کو چھپائے رکھنا۔ اس ہدایت کے ماتحت میرزا حیدر علی اصفہانی باوجود بہائی مذہب کا مبلغ مقرر ہونے کے حتی الامکان لوگوں سے اپنا مذہب چھپاتے اور اپنے بہائی ہونے سے انکار کرتے رہے۔ چنانچہ اس کی انہوں نے عبدالبہا کے اشارہ سے دوسرے بہائیوں کی تعلیم و تلقین کے لئے کئی مثالیں بھی درج کی ہیں۔ جن میں سے بعض نمونہ کے طور پر پیش کی جاتی ہیں:-

تقیہ کی پہلی مثال۔ میرزا حیدر علی لکھتے ہیں۔ جب مصر میں عام لوگوں نے میرے متعلق یہ فتویٰ صادر کر دیا کہ "از دین اسلام خارج شدہ است و دین و آئین جدیدے بدعت نمودہ است"۔ کہ یہ شخص دین اسلام سے خارج ہو گیا۔ اور ایک نئے دین اور نئے مذہب کو اس نے اختیار کر لیا ہے۔ تو میں نے مصر کے پولیس افسر کو لکھ کر بھیجا۔ کہ "قنصل بعداوت و نفسانیتے کہ با فانیان داشتہ نسبت تجدید کتاب و شرع جدید دادہ است و لدے التحقیق بر اولیاء امور کذب و افترا و تہمتش چوں شمس فی رابعۃ النہار آشکار و ہویدا خواہد شد"۔ (صفحہ ۸۱) یعنی سرکار قنصل نے اس خود غرضی اور عداوت سے جو اس کو ہمارے ساتھ ہے۔ ہم کو ایک نئے دین اور نئی کتاب کا پیرو بتایا ہے لیکن تحقیق کرنے پر حکام پر اس کا جھوٹ اور اتہام ہونا اسی طرح واضح ہو جائیگا۔ جیسے دوپہر کا سورج۔

مرزا حیدر علی کا یہ بیان صریح تقیہ کی تعلیم کا نتیجہ تھا۔ جس کا ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ گو سرکاری قنصل کو اس نے یہ بیان دیا مگر انفرادی طور پر جب کوئی شخص اس کے قابو آتا۔ تو اسے شریعت اسلامی کا منسوخ ہونا اور ایک نئے دین اور نئے مذہب کا ظاہر ہونا بتاتا۔ چنانچہ وہ اسی کتاب میں فخریہ بیان کرتا ہے۔ کہ ایک شخص کو جب میں نے تبلیغ کی تو "از نسخ و تجدید شریعت ہم بیان آگاہ شد"۔ (صفحہ ۱۸۴) اسلام کا منسوخ ہونا اور اس کی بجائے نئی شریعت کا آنا دلائل کے ساتھ اس پر واضح ہو گیا۔

تقیہ کی دوسری مثال۔ بہجۃ الصدور صفحہ ۸۶ سے ظاہر ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ مرزا حیدر علی بہائیت کے مبلغ مقرر ہو چکے تھے۔ جب ایکبار ایرانی لوگوں نے اس سے سوال کیا۔ تو اس نے کہا "برائے تبلیغ نیامدہ ایم و خود قابل اینکہ نسبت بمومنین ایں امر بدہیم نمی دانم تا چہ رسد بہ مبلغین" ہم بہائی مذہب کی تبلیغ کرنے کے لئے ہرگز نہیں آئے۔ مبلغ تو بڑی بات ہے۔ ہم تو اپنے آپ کو اس قابل بھی نہیں سمجھتے۔ کہ جو لوگ اس مذہب میں داخل ہیں۔ ان کی طرف اپنے آپ کو منسوب کریں۔ یہ جھوٹ محض تقیہ کی وجہ سے بولا گیا۔ کیونکہ بہجۃ الصدور صفحہ ۵۸ میں وہ تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ عبدالبہا کی سفارش پر بہاء اللہ کی طرف سے انہیں مبلغ مقرر کیا گیا

تقیہ کی تیسری مثال۔ بہجۃ الصدور صفحہ ۱۹۶ میں مرزا حیدر علی لکھتے ہیں۔ ایک دفعہ وہ ایران کے حاکم شجاع الدولہ سے اپنے متعلق بعض شکایات کے سلسلے میں ملے۔ تو دوران گفتگو میں صاف طور پر کہا "از ایں طائفہ نیستم الّا بے غرضانہ مشرف شدم"۔ میں بہائی فرقہ سے ہرگز نہیں ہوں۔ بغیر کسی غرض کے آپ کے ملک میں حاضر ہوا ہوں۔

تقیہ کی چوتھی مثال۔ بہجۃ الصدور صفحہ ۲۰۶ و صفحہ ۲۰۷ میں مرزا حیدر علی لکھتے ہیں۔ میں اور آقا غلام حسین اور آقا محمد صادق کہ وہ بھی بہائی تھے۔ ایران کے ایک مقام میں اکٹھے رہتے تھے۔ صبح دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ لوگوں نے ہمارے مکان کا محاصرہ کیا ہوا ہے۔ اس وقت میں نے فوراً وہ تمام تحریریں اور آیات جو بہائی مذہب کے متعلق میرے پاس تھیں۔ غلام حسین اور محمد صادق کے حوالہ کر دیں۔ اور آپ ادھر ہی چلا گیا۔ لوگوں نے مکان کا محاصرہ ترک کر دیا۔ اور مجھے شہر سے باہر ایک کوٹھی میں نظر بند کر دیا۔ اور کہا کہ ملا کاظم نے ہم کو حکم دیا ہے کہ اگر تم وہ تمام تحریرات اور آیات جو بہائی مذہب کے متعلق تمہارے پاس موجود ہیں۔ ہمیں دیدو۔ تو تمہیں چھوڑ دیا جائیگا۔ ورنہ تمہیں سنگسار کر دیا جائیگا۔ مرزا حیدر علی کہتے ہیں میں نے فوراً انہیں یہ جواب دیا کہ "دیشب نصف از شب گذشتہ بود کہ سرکار فرستادہ جمیع آیات و نوشتہ جات فانی را خواستہ و گرفتند و بردند و حال نزد سرکار است"۔ یعنی کل آدھی رات کو سرکار شجاع الدولہ کے آدمی میرے پاس آئے تھے۔ اور انہوں نے وہ تمام نوشتہ جات اور آیات جو بہائی مذہب کے متعلق میرے پاس تھیں مجھ سے مانگیں۔ جو میں نے انہیں دے دیں۔ اور وہ لے کر چلے گئے۔ اس وقت، تمام تحریریں انہی کے پاس ہیں۔ یہ جواب گو مشتعل شدہ ہجوم سے جان چھڑانے کے لئے مؤثر ثابت ہوا۔ مگر اس سے یہ حقیقت بے نقاب ہو جاتی ہے۔ بہائی کس قدر جھوٹ اور منافقت سے کام لیتے ہیں۔

یہ چند مثالیں جن میں بعض اور واقعات کا اضافہ انشاء اللہ اگلے پرچہ میں کیا جائیگا اس امر کا کھلا ثبوت ہیں۔ کہ بہائیت اپنے متبعین کو تقیہ کی تعلیم اور

با مسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام

کا سبق سکھا تاکید کرتی ہے۔ کہ اپنے مذہب کو چھپایا جائے۔ جو صریح منافقت اور دھوکا بازی کی تلقین ہے۔

"امیر شریعت" نہیں بلکہ تھالی کا بینگن ہے

ہفتہ وار جریدہ "شباب" بمبئی کی ۵ اگست کی اشاعت میں حسب ذیل مقالہ شائع ہوا ہے۔

عطاء اللہ شاہ بخاری

بعض طبائع قدرتاً ایسی ہوتی ہیں کہ انہیں زمانہ کی رفتار بھی درست نہیں کر سکتی۔ عطاء اللہ شاہ بخاری کے سیاسی عقائد کو زمانہ دراز سے دیکھتے چلے آئے ہیں۔ کہ وہ شخص تھالی کے بینگن سے زیادہ وقیع نہیں۔ ایک زمانہ میں اس شخص نے کانگرس کا اس بری طرح ساتھ دیا۔ کہ سول نافرمانی کے سلسلے میں بیسیوں مسلمانوں کے گلے پر چھری چلوادی۔ بیسنکڑوں کو قید و بند نصیب ہؤا۔ مگر بعد میں خود کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ ڈونگری (بمبئی) کے میدان سے جہاں مسلمانوں کو کانگرس میں دعوت دینے کی ترغیب کے لئے جلسہ کیا تھا۔ اسٹیج کے نیچے سے نکل کر جو فرار ہؤا تو زمانہ تک لاپتہ رہا۔

لاہور کے حادثہ میں بھی یہی شخص آج مسلم سٹیج سے الگ ہو کر احرار پارٹی کا سرغنہ بنا ہوا ہے اور امیر شریعت کے نام سے موسوم ہے۔ ہمیں مسرت ہے کہ امرتسر کے مسلمانوں نے اسے مسجد میں تقریر کرتے ہوئے پائے استحقار سے ٹھکرا کر نکال باہر کیا۔ یہ وہی شخص ہے جو سول نافرمانی پر اسے کانگرس میں مسلمانوں کو جیل بھجوا رہا تھا۔ اور آج ستیہ گرہ کے خلاف لیکچر دے رہا ہے۔

واضح رہے کہ ہم خود اس امر کے مؤید نہیں کہ مسلمان خواہ مخواہ نقصان اٹھانے کے بعد یعنی شہادت مسجد کے بعد بے سود چڑھائیاں کر کے نقصان جان و مال کریں۔ مگر ہمیں صرف بخاری جیسے بے اصول شخص کی وضاحت منظور ہے۔

احرار حکومت کے لاڈلے بن گئے

معاصر الامان دہلی نے احراریوں کے متعلق اپنے ۸ جولائی کے پرچہ میں حسب ذیل زبردست آرٹیکل لکھا ہے۔ جس میں ثابت کیا ہے۔ کہ احراری حکومت کے لاڈلے بن کر مسلمانوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

"تحریک مسجد شہید گنج کو شروع ہوئے ایک ماہ سے زیادہ ہوا۔ شروع شروع میں احرار کے جنرل سکرٹری مولانا داؤد غزنوی مولانا ظفر علی خاں و مولانا سید حبیب کے دوش بدوش شریک رہے۔ لیکن جب آخر میں تحریک نے زور پکڑا تو وہ خاموش ہو کر گھر بیٹھ رہے۔ حتیٰ کہ بعض جلسوں میں شرکت بھی نہیں کی۔ اس سے عام مسلمانوں میں چہ میگوئیاں ہوئیں۔ اور ان سے مطالبہ بھی کیا گیا کہ وہ اپنی پوزیشن صاف کریں۔ اس پر انہوں نے شاہی مسجد لاہور میں ایک ایسے مجمع کے سامنے جس کی تعداد پچاس ہزار بیان کی گئی ہے۔ ایک تحریری بیان پڑھا جس کا مقصد اول سے آخر تک یہ تھا کہ وہ مسلمانوں کی رائے عامہ کے خلاف نہیں کریں گے اور سب کے ساتھ متحد رہیں گے۔ یہ اعلان اس وقت کیا گیا تھا جب مولانا ظفر علی خان اور مولانا سید حبیب و دیگر لیڈر جو نظر بند یا گرفتار ہو چکے ہیں لاہور میں موجود تھے۔

پھر اس کے بعد مجلس عمل بنائی گئی۔ نیلی قبا والوں کی بھرتی کا اعلان ہؤا۔ اور انجمن تحفظ مساجد و اوقاف کا پروگرام شائع ہؤا۔ اور اس کے بعد ہی مولانا ظفر علی خاں و مولانا سید حبیب اور ان کے رفقاء گرفتار کر کے باہر بھیج دیئے گئے لیکن احراری لیڈروں کو سانپ سونگھ گیا اور انہوں نے کوئی اعلان مجلس عمل یا نیلی قبا والوں کے خلاف نہیں کیا۔ یہاں تک کہ لاہور میں روز ایک قیامت برپا ہوتی رہی اور شب و روز مسلمان بے چین و بے قرار رہے۔ لیکن ان لوگوں نے مشورہ عالی سے عوام کو مطلع نہ کیا جبکہ گولیاں چل چکیں لاٹھی چارج اچھی طرح ہو گیا۔ بہت سے مسلمان زخمی اور شہید بھی ہو گئے۔ صدہا گرفتار بھی ہو چکے اور سزائیں بھی پا چکے۔ تو احراری سورما میدان میں آئے۔ اور ایک بیان شائع کیا۔ جس کا مقصد ظاہر تو یہ ہے کہ سول نافرمانی نہ کی جائے لیکن بہ باطن اول سے آخر تک سکھوں کی حمایت و تائید ہے۔ چنانچہ مسجد شہید گنج پر سکھوں کے قانونی قبضہ کی حمایت و تائید اس شد و مد سے کی گئی ہے کہ کسی سرکاری بیان میں بھی اس کی نظیر نہیں۔ آغاز بیان میں یہ لکھ کر کہ ہم نے اس کے قانونی پہلوؤں پر غور کیا اور ہمیں یہ پہلو کمزور نظر آیا۔ تحریر کیا گیا ہے کہ:۔

"بنابریں مسجد کی قانونی حیثیت پر دوبارہ غور کیا گیا۔ مسجد قریباً ایک سو ستر برس سے سکھوں کے قبضہ میں ہے۔ اور ۱۸۵۲ء سے ۱۹۳۰ء تک عدالتوں کے فیصلے ہمیشہ سکھوں کے حق میں رہے۔ ۱۹۳۰ء کے مقدمہ متعلقہ مسجد مذکورہ میں انجمن اسلامیہ پنجاب ایک فریق تھی۔ گوردوارہ ٹربیونل کے ججوں نے متفقہ طور پر انجمن اسلامیہ کے خلاف فیصلہ صادر کیا اور انجمن نے ٹربیونل کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل بھی دائر نہ کی۔ اب حکومت اپنی عدالتوں کے فیصلوں کو منوانے پر تلی بیٹھی ہے"

اس کے بعد اسی طویل بیان میں بہت ہفوات کے بعد مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ سول نافرمانی نہ کریں۔ کیونکہ وہ اسے کامیاب نہیں بنا سکتے اور قوم ذلیل ہوگی۔

اس بیان پر مولوی حبیب الرحمٰن۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ مولوی داؤد غزنوی۔ مولوی مظہر علی اظہر۔ چودھری افضل حق۔ شیخ حسام الدین اور ماسٹر محمد شفیع کے دستخط ہیں۔ اس بیان میں کہیں یہ ذکر نہیں کہ یہ مسجد کس نے بنائی۔ کتنے عرصہ تک مسلمانوں کے قبضہ میں رہی۔ کیونکر سکھوں کے پاس پہنچی۔ اور وہ دلائل کیا ہیں جن کی بنا پر مسلمانوں نے اس مسجد کی واپسی کا مطالبہ کیا ہے۔ اس سے بڑا ظلم مسلمانوں کے کسی مطالبہ پر کیا ہو سکتا ہے۔ کہ خود مسلمان لیڈر سکھوں کے ایک سو ستر سال کے قبضہ اور ان کی حمایت میں عدالتوں کے فیصلوں کا تو تذکرہ کر دیں۔ لیکن مسلمانوں کے دلائل کا ذکر اشارۃً بھی نہ ہو۔ کیا ان احرار کے لئے جو زبان سے دنیوی عدالتوں کے مقابلہ میں خدا اور رسول کی عدالتوں کے فیصلوں کو مقدم سمجھتے ہیں۔ یہ ضروری نہ تھا کہ وہ اس کا بھی تذکرہ کرتے۔ اگر تحریک کشمیر میں سول نافرمانی کرنے والے سورما اب سول نافرمانی کی مخالفت کرنا چاہتے تھے تو وہ شوق سے کرتے۔ اور سول نافرمانی کے نقصانات اس طریق پر دکھاتے کہ سکھوں کی تائید و حمایت اس میں نہ ہوتی لیکن افسوس انہوں نے ایک طرف اس بیان میں سکھوں اور ہندو خیالات کی تائید کی اور دوسری جانب سول نافرمانی کی مخالفت کر کے حکومت کے لاڈلے اور امن پسند و آئین پرست بھی بن گئے۔ یہ سب کچھ کیوں ہؤا؟ محض اس لئے کہ آئندہ انتخابات اور جدید اصلاحات میں وزارتیں اور اختیارات حکومت اس پارٹی کے ہاتھ میں ہوں۔ جو مسلمانوں کی اکثریت کے خلاف ہندوؤں اور سکھوں سے ساز باز کر چکی ہے۔"

"یہ عرصہ سے مشہور ہو رہا تھا کہ احرار کی پشت پر بعض ایسے حکومت پرست سرکاری مسلمانوں کا ہاتھ ہے جو اپنی وزارت و اغراض کی خاطر ہندوؤں اور سکھوں سے ساز باز کر رہے ہیں۔ اور مسلم اکثریت کے مفاد کو ہندو و سکھوں کے قدموں میں اپنے ذاتی مفاد کی خاطر قربان کرنا چاہتے ہیں احرار کے بیان نے اس کی تصدیق پر مہر کر دی۔ یہ ظاہر ہے کہ جو لوگ علی الاعلان مسجد شہید گنج کو قربان کر سکتے ہیں۔ وہ آئندہ بھی ہر مسلم مفاد بلکہ مذہب کو بھی اغیار پر قربان کر سکتے ہیں۔

تحریک جدید میں مالی قربانی کرنیوالوں کی پہلی فہرست

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ارشاد فرمودہ مالی تحریک جدید کے بارے میں احباب کو معلوم ہے۔ کہ اس میں جو رقوم داخل خزانہ ہوتی ہیں۔ ان کے بھیجنے والوں کی اسم وار فہرست حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں روزانہ پیش کی جاتی ہے۔ اور جن احباب کے وعدے پورے ہو جاتے ہیں۔ ان کے متعلق نوٹ کر دیا جاتا ہے۔ بہت سے مخلص احباب نے سابقون الاولون کے ثواب میں شامل ہونے کے لئے اپنی جماعت کی فہرست مرتب ہونے تک انتظار نہ کرتے ہوئے اپنے وعدہ کی اطلاع براہ راست ارسال کر دی تھی۔ اور کئی ایک احباب نے وعدہ کی بجائے رقم ہی بھیج دی تھی۔ ایسے احباب اور وہ جنہوں نے ۳۱ جولائی تک موعودہ رقم ادا کر دی ہے۔ اور جماعت کے وعدوں کی فہرست میں ان کا نام نہیں۔ ان سب کی مکمل فہرست حضرت امیرالمومنین کے حضور پیش کر کے دعا کی درخواست کی گئی ہے۔ اور اب ایسے مخلصین کے نام ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے شائع کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی قربانی قبول فرمائے۔ اور مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ بات وضاحت سے عرض کرنے کے قابل ہے۔ کہ جن احباب نے اپنی جماعت میں وعدہ کیا اور رقم فوری ادا کر دی۔ یا براہ راست وعدہ کرنے کے بعد رقم جماعت میں ادا کی ہے۔ ایسے مخلصین کے نام اس فہرست میں نہیں۔ صرف براہ راست وعدہ کرنے والے اور اس وعدہ کو ۳۱ جولائی تک پورا کرنے والوں یا بغیر وعدوں کے براہ راست رقم ارسال کرنے والوں کے یہ نام ہیں۔ دوسرے اصحاب کی فہرستیں علیحدہ تیار کی جا رہی ہیں۔ نیز قادیان کی احمدی مستورات نے جو شاندار قربانی کی ہے۔ اس کا بھی ذکر کیا جائے گا۔

جن جماعتوں کے وعدوں کے پورا ہونے میں تھوڑی بہت کمی ہے۔ ان سے درخواست ہے۔ کہ وہ بقایا رقوم حتی الوسع اس ماہ میں پوری کر دیں۔ تا ان کی جماعت کی فہرست بھی حضرت امیرالمومنین کے حضور پیش کر کے درخواست دعا کی جائے۔ کیونکہ جب تک وعدہ کی رقم پوری نہ ہو جائے۔ اس وقت تک نامکمل فہرست پیش نہیں کی جا سکتی۔ یاد رہے کہ چندہ تحریک جدید کا پہلا مالی سال ۳۱ اکتوبر ۳۵ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے پہلے وعدوں کی تمام رقوم کا ادا کر دینا ضروری ہے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

۱۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ودس نادار مخلص احمدیوں کی طرف سے
۲۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
۳۔ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
۴۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب
۵۔ مرزا رشید احمد صاحب
۶۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب
۷۔ منشی فتح الدین صاحب معہ اہلیہ دفتر ڈاک
۸۔ شیخ یوسف علی صاحب معہ اہلیہ
۹۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب دفتر ڈاک
۱۰۔ محمد الدین صاحب دفتر ڈاک
۱۱۔ مرزا محمد شفیع صاحب محاسب
۱۲۔ سید محمود عالم صاحب ہیڈ کلرک دفتر محاسب
۱۳۔ پیر مظہر حق صاحب ″
۱۴۔ میاں عبداللہ خانصاحب کارکن ″
۱۵۔ میاں فضل الدین صاحب ″
۱۶۔ میاں عبدالرحیم خانصاحب ″
۱۷۔ قاضی عبدالرحمٰن صاحب کلرک نظارت اعلیٰ
۱۸۔ مرزا محمد اشرف صاحب ناظم جائداد
۱۹۔ برکت علی آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ و فنانشل سکرٹری تحریک جدید
۲۰۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی
۲۱۔ مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ معہ اہلیہ
۲۲۔ خانصاحب بابو برکت علی صاحب پنشنر شملوی
۲۳۔ میاں محمد علی صاحب دفتر بیت المال
۲۴۔ مولوی محمد نذیر صاحب مبلغ
۲۵۔ مولوی محمد حسین صاحب مبلغ
۲۶۔ مرزا برکت علی صاحب
۲۷۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد
۲۸۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس معہ اہلیہ
۲۹۔ مولوی ظل الرحمٰن صاحب
۳۰۔ قریشی افضال احمد صاحب مبلغ سندھ
۳۱۔ مولوی علی محمد صاحب اجمیری
۳۲۔ مولوی دل محمد صاحب
۳۳۔ مولوی احمد خان صاحب نسیم
۳۴۔ چودہری مظفر الدین صاحب
۳۵۔ مولوی محمد یعقوب صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر "الفضل"
۳۶۔ منشی امیر محمد صاحب محرر الفضل
۳۷۔ قاضی اکمل صاحب
۳۸۔ مولوی محمد صالح صاحب مبلغ سندھ
۳۹۔ مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ کشمیر
۴۰۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب معہ اہلیہ
۴۱۔ غلام حسین صاحب لائبریرین
۴۲۔ سراج دین صاحب خادم مسجد
۴۳۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری
۴۴۔ میاں سید محمد صاحب خادم مسجد
۴۵۔ محمود احمد صاحب خوشابی
۴۶۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری معہ اہلیہ
۴۷۔ چودہری غلام حیدر صاحب
۴۸۔ مولوی ارجمند خانصاحب
۴۹۔ مولوی تاج دین صاحب
۵۰۔ مولوی امام الدین صاحب ابوکمل
۵۱۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ
۵۲۔ حافظ کرم الٰہی صاحب مدرس
۵۳۔ کریم بخش صاحب باورچی بورڈنگ احمدیہ
۵۴۔ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی۔اے
۵۵۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل (جٹ)
۵۶۔ چودہری ظہور احمد صاحب کلرک
۵۷۔ میاں احمد الدین صاحب
۵۸۔ میاں محمد بخش صاحب
۵۹۔ بابو محمد شفیع صاحب اوورسیر شبقند
۶۰۔ منشی عبدالعزیز صاحب ریٹائرڈ پٹواری
۶۱۔ سید عزیز اللہ شاہ صاحب
۶۲۔ رسالدار حاکم علی صاحب پنشنر
۶۳۔ منیر الدین احمد پسر رسالدار حاکم علی صاحب
۶۴۔ مجید الدین صاحب احمد پسر ″ ″
۶۵۔ رشید الدین احمد پسر ″ ″
۶۶۔ میاں نظام جان صاحب حکیم
۶۷۔ بابا محمد حسن صاحب
۶۸۔ میاں خدا بخش صاحب طفل والہ
۶۹۔ منشی محمد الدین صاحب کھاریاں
۷۰۔ مولوی محبوب عالم صاحب خالد مولوی فاضل
۷۱۔ مولوی کرم الٰہی صاحب کھارا
۷۲۔ ڈاکٹر فضل کریم صاحب پنشنر
۷۳۔ مرزا عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل
۷۴۔ حافظ بشیر احمد صاحب جالندہری
۷۵۔ مولا بخش صاحب دوکاندار
۷۶۔ پیر منظور محمد صاحب
۷۷۔ مرزا سلام اللہ صاحب
۷۸۔ سید زین العابدین صاحب منصوری
۷۹۔ پیر افتخار احمد صاحب
۸۰۔ میاں فتح الدین صاحب بنگوی مہاجر
۸۱۔ میاں بشیر محمد صاحب دوکاندار
۸۲۔ سید ناصر شاہ صاحب معہ اہلیہ
۸۳۔ میاں نظام الدین صاحب ٹیلر
۸۴۔ شیخ فضل حسین صاحب دوکاندار
۸۵۔ میاں احمد الدین صاحب یوسف زئی
۸۶۔ ملک حسن محمد صاحب
۸۷۔ بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی
۸۸۔ ملک غلام فرید صاحب معہ پسران
۸۹۔ منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی محلہ دارالفضل
۹۰۔ والدہ صاحبہ ملک صلاح دین صاحب ″
۹۱۔ میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق ″
۹۲۔ مولوی عبیداللہ صاحب بسمل محلہ دارالفضل
۹۳۔ مولوی جان محمد صاحب ″
۹۴۔ محمد عظیم صاحب باجوہ ″
۹۵۔ ملک مولا بخش صاحب ″
۹۶۔ ملک عزیز احمد صاحب ″
۹۷۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب مالک سینوسوپ ″
۹۸۔ چودہری عظمت اللہ صاحب ″
۹۹۔ چودہری صادق علی صاحب معہ اہلیہ۔ محلہ دارالرحمت
۱۰۰۔ بابو فقیر علی صاحب سٹیشن ماسٹر۔ محلہ دارالبرکات
۱۰۱۔ ملک عبدالعزیز صاحب دارالرحمت
۱۰۲۔ سید محبوب عالم صاحب آرا محلہ دارالعلوم
۱۰۳۔ مستری محمد یعقوب صاحب دارالرحمت
۱۰۴۔ میاں فضل الدین صاحب دوکاندار
۱۰۵۔ والدہ مولوی محمد یار صاحب
۱۰۶۔ شیخ لطیف الرحمٰن صاحب محلہ دارالعلوم
۱۰۷۔ دادا صاحب شیخ لطیف الرحمٰن صاحب ″
۱۰۸۔ دادی صاحبہ ″ ″ ″ ″
۱۰۹۔ والدہ صاحبہ ″ ″ ″ ″
۱۱۰۔ والد صاحب ″ ″ ″ ″
۱۱۱۔ غازی نذیر احمد صاحب برق معہ اہلیہ
۱۱۲۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی
۱۱۳۔ منشی سبحان علی صاحب کاتب
۱۱۴۔ میاں محمد وارث صاحب مسجد فضل
۱۱۵۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب پسر شادی خان صاحب معہ والدہ
۱۱۶۔ مولوی عبداللطیف صاحب گجراتی
۱۱۷۔ میاں اللہ دتا صاحب سپاہی
۱۱۸۔ میاں رحمت علی صاحب مالی
۱۱۹۔ سید محمود اللہ شاہ صاحب مبلغ دارالانوار
۱۲۰۔ محمد اقبال صاحب دین اینڈ کو سیالکوٹ شہر
۱۲۱۔ ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی سیالکوٹ چھاؤنی
۱۲۲۔ حاجی عبداللہ صاحب جنڈو ماہی ڈسکہ
۱۲۳۔ امام الدین صاحب ولد منشی اللہ رکھا صاحب سمبڑیال
۱۲۴۔ فیروز الدین صاحب ولد محمد حسن صاحب سمبڑیال
۱۲۵۔ عبدالحفیظ ولد منشی اللہ رکھا صاحب سمبڑیال
۱۲۶۔ میاں احمد الدین صاحب سمبڑیال
۱۲۷۔ چودہری محمد بشیر صاحب آزاد

۱۲۸۔ بھائی غلام قادر صاحب محلہ دار الفضل
۱۲۹۔ سید صادق علی صاحب پنشنر محلہ دار العلوم
۱۳۰۔ میاں اللہ رکھا صاحب ولد کرم الٰہی صاحب سبز پال
۱۳۱۔ نور فاطمہ زوجہ ملک امام الدین صاحب سبز پال
۱۳۲۔ بابو عنایت اللہ خانصاحب سب رجسٹرار نارووال
۱۳۳۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب مدرس مڈل سکول پسرور
۱۳۴۔ چودہری محمد اسلم صاحب جہور
۱۳۵۔ چودہری فقیر محمد صاحب ״
۱۳۶۔ میاں مہر الدین صاحب لوہک کنارہ
۱۳۷۔ چودہری عنایت اللہ صاحب مہدی پور
۱۳۸۔ راجہ محمد اسلم صاحب
۱۳۹۔ میاں عبد المنان صاحب
۱۴۰۔ مرزا منصور احمد صاحب احمدیہ ہوسٹل لاہور
۱۴۱۔ مرزا عبد المجید صاحب ״ ״
۱۴۲۔ ماسٹر نذیر خان صاحب ״ ״
۱۴۳۔ مولوی غلام احمد صاحب ״ ״
۱۴۴۔ ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم گجراتی ״
۱۴۵۔ میاں عمر الدین صاحب کھر پیڑ لاہور
۱۴۶۔ مرزا سلطان احمد بیگ صاحب کوٹ محمود احمد متمول قصور
۱۴۷۔ چودہری محمد الدین صاحب چک ۶ علی پور
۱۴۸۔ بابو فخر الدین صاحب چک ۶ پنو کی
۱۴۹۔ اہلیہ بابو اللہ رکھا صاحب لاہور
۱۵۰۔ مولوی عبد الواحد صاحب جلو
۱۵۱۔ میاں رمضان احمد صاحب دولے والا قصور
۱۵۲۔ بابو محمد اکبر علی صاحب بچی بھٹی
۱۵۳۔ بابو بشیر احمد صاحب کوٹھی بیدیاں
۱۵۴۔ چودہری عبد الحق صاحب
۱۵۵۔ مرزا ارشد بیگ صاحب پٹی
۱۵۶۔ صاحبزادہ محمد طیب جان صاحب سرائے نورنگ
۱۵۷۔ صاحبزادہ عبد السلام صاحب معہ اہلیہ سرائے نورنگ
۱۵۸۔ حاجی محمد علی صاحب مالا کنڈ
۱۵۹۔ بابو عبد الحق صاحب کاکول
۱۶۰۔ چودہری نظام الدین صاحب صوبیدار میجر
۱۶۱۔ ماسٹر رکن الدین صاحب اسٹر زئی
۱۶۲۔ بابو محمد عمر خانصاحب ترنگ زئی
۱۶۳۔ بابو محمد اکبر خانصاحب ترنگ زئی
۱۶۴۔ ملک عادل شاہ صاحب ״
۱۶۵۔ چودہری اللہ دتا صاحب دھر کوٹ رندھاوا
۱۶۶۔ ماسٹر فضل حق صاحب گورداسپور
۱۶۷۔ منشی عبد العزیز صاحب گورداسپور
۱۶۸۔ سید محمد صادق صاحب ״
۱۶۹۔ شیخ فضل کریم صاحب ״
۱۷۰۔ سید محمد احسن صاحب ״
۱۷۱۔ اہلیہ مولوی چراغ دین صاحب ״
۱۷۲۔ بابو نظام الدین صاحب نبی پور
۱۷۳۔ بابو برکت اللہ صاحب دینا نگر
۱۷۴۔ منشی فضل احمد صاحب گورداس ننگل
۱۷۵۔ محمد خورشید صاحب
۱۷۶۔ میاں قمر الدین صاحب بکلوہ
۱۷۷۔ چودہری شاہ نواز صاحب بجلووال
۱۷۸۔ مرزا سید محمد صاحب لنگروال
۱۷۹۔ شیخ شوق محمد صاحب طبیس کوال
۱۸۰۔ خان بہادر چودہری نعمت خانصاحب
۱۸۱۔ میاں بابو صاحب ملازم چودہری صاحب موصوف
۱۸۲۔ خورشید بیگم صاحبہ خسر چودہری صاحب موصوف
۱۸۳۔ نذیر بیگم صاحبہ ״ ״ ״
۱۸۴۔ عبد الشکور ملازم ״ ״
۱۸۵۔ بابو عزیز الدین صاحب گھانو والی
۱۸۶۔ چودہری غلام قادر صاحب کاموکے
۱۸۷۔ شیخ محمد حنیف صاحب امین آبادی
۱۸۸۔ چودہری محمد عظیم صاحب گجوچک
۱۸۹۔ چودہری احمد الدین صاحب وکیل گجرات
۱۹۰۔ مرزا حاکم بیگ صاحب گڑھی شاہ دولہ
۱۹۱۔ مرزا احمد بیگ صاحب گجرات
۱۹۲۔ میاں محمد ابراہیم صاحب لالہ موسیٰ
۱۹۳۔ ڈاکٹر کریم الدین صاحب
۱۹۴۔ سید فاضل شاہ صاحب گھبیٹر
۱۹۵۔ حافظ فتح محمد صاحب گوئیکی
۱۹۶۔ سردار محمد علی صاحب جوڑہ کرنانہ
۱۹۷۔ ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب ڈنگہ۔
۱۹۸۔ ماسٹر خیر عالم صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی معہ اہلیہ
۱۹۹۔ سید حیدر شاہ صاحب جیلیانوالہ
۲۰۰۔ میاں خیر الدین صاحب سول کالج
۲۰۱۔ پیر فیض عالم صاحب ہیڈ ماسٹر جھور و والی
۲۰۲۔ چودہری عبد العزیز صاحب چک سکندر
۲۰۳۔ چودہری فتح الدین صاحب ״
۲۰۴۔ ״ رحمت خانصاحب ״
۲۰۵۔ چودہری شاہ محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس پٹیالہ
۲۰۶۔ میاں احمد الدین صاحب ڈنگہ
۲۰۷۔ چودہری محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ہریا۔
۲۰۸۔ سردار بیگم صاحبہ کھنو والی
۲۰۹۔ چودہری فتح الدین صاحب کلیا نپور
۲۱۰۔ چودہری غلام حسین صاحب چک ۱۰۸ ٹلونڈی
۲۱۱۔ چودہری کریم بخش صاحب چک ۱۸۹
۲۱۲۔ چودہری محمد حسین خان صاحب ضلعدار ٹوبہ ٹیک سنگھ
۲۱۳۔ چودہری اللہ بخش صاحب ہیڈ ماسٹر میانوال
۲۱۴۔ ماسٹر کریم بخش صاحب چک ۱۰۸
۲۱۵۔ چودہری غلام رسول صاحب چک ۲۸۲
۲۱۶۔ چودہری سردار خانصاحب چک ۳۱۲
۲۱۷۔ چودہری علی شیر صاحب گوکھووال ۲۷۹
۲۱۸۔ منشی احمد الدین صاحب ״
۲۱۹۔ سید فاضل شاہ صاحب ״
۲۲۰۔ چودہری چراغ دین صاحب ״
۲۲۱۔ میاں محمد شریف صاحب
۲۲۲۔ حافظ محمد الدین صاحب چک ۱۷ جھبور
۲۲۳۔ میاں محمد شفیع صاحب چک ۵۰۹
۲۲۴۔ میاں حسین بخش صاحب چک ۵۱۳
۲۲۵۔ میاں فضل دین صاحب چک ۱۰۸
۲۲۶۔ بابو اکبر علی صاحب جہلم
۲۲۷۔ سید فخر الاسلام صاحب پنڈدادنخان
۲۲۸۔ رسالدار غلام محمد خان صاحب دوالمیال
۲۲۹۔ ملک فتح محمد و عبد الشکور و بشارت احمد صاحب
۲۳۰۔ ڈاکٹر محمد اشرف صاحب
۲۳۱۔ ڈاکٹر لعل الدین صاحب ڈومیلی
۲۳۲۔ میاں علی بخش صاحب رہتاس
۲۳۳۔ خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب جموں
۲۳۴۔ خلیفہ نور الدین صاحب ״
۲۳۵۔ بابو عبد الغنی صاحب گلگت
۲۳۶۔ مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ
۲۳۷۔ مولوی عبد الحی صاحب سواہ
۲۳۸۔ مخدوم نذیر احمد صاحب
۲۳۹۔ ڈاکٹر رحیم بخش صاحب بڑانا
۲۴۰۔ اہلیہ دوست محمد صاحب سوداگر چونہ ڈیرہ دون
۲۴۱۔ بابو عبد العزیز صاحب جالندہر چھاؤنی
۲۴۲۔ مسعود بیگم صاحبہ
۲۴۳۔ عبد الکریم صاحب بالوکی
۲۴۴۔ منشی عبد الرحمٰن صاحب لوہٹ
۲۴۵۔ چودہری دلاور خانصاحب لنگر ٹوچہ
۲۴۶۔ ״ غلام قادر ״ ״
۲۴۷۔ میاں محمد عبد اللہ و محمد طفیل صاحب دھیال کاہنہ
۲۴۸۔ چودہری رحمت اللہ صاحب چھیال
۲۴۹۔ میاں سہمی شاہ صاحب میانی
۲۵۰۔ چودہری غلام محمد صاحب سنتوکھ گڑھ
۲۵۱۔ ماسٹر محمد طفیل و محمد حسین صاحب وعمرم سالہ
۲۵۲۔ ڈاکٹر مطلوب خانصاحب
۲۵۳۔ بابو ولی محمد صاحب ملود
۲۵۴۔ سید محمد حسین شاہ صاحب جگراؤں
۲۵۵۔ بابو عنایت علی خانصاحب بھٹنڈہ
۲۵۶۔ چودہری سمبراد خانصاحب
۲۵۷۔ بابو محمد حسین صاحب برنالہ
۲۵۸۔ بابو ولی محمد صاحب ہرنس پورہ
۲۵۹۔ چودہری بشیر احمد صاحب جگادھری
۲۶۰۔ بابو محمد بخش صاحب پوسٹ ماسٹر کھرڑ
۲۶۱۔ شیخ قطب الدین صاحب کالکا
۲۶۲۔ سید شاہ نواز صاحب کھرڑ
۲۶۳۔ چودہری عبد المالک صاحب ڈبوالی
۲۶۴۔ چودہری محمد نصیب خانصاحب بابلہ
۲۶۵۔ سید محمود احمد شاہ صاحب تاج منزل جھنگ
۲۶۶۔ سید غلام حسین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ
۲۶۷۔ ڈاکٹر غلام علی صاحب دہلی چھاؤنی
۲۶۸۔ منشی الطاف حسین خانصاحب اودے سر
۲۶۹۔ شمس الدین صاحب جوٹا اودے پور
۲۷۰۔ پیر عبد الحی صاحب منصوری
۲۷۱۔ میاں محمد ابراہیم صاحب کانپور
۲۷۲۔ میاں محمد رفیق صاحب ״
۲۷۳۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کانپور
۲۷۴۔ بابو طفیل محمد صاحب چندوسی
۲۷۵۔ بابو عبد اللہ خانصاحب بٹ علی گڑھ
۲۷۶۔ خان بہادر محمد حسین صاحب انسپکٹر مدارس
۲۷۷۔ میاں عبد الرب صاحب علی گڑھ
۲۷۸۔ مولوی عبد المنان صاحب عمر علی گڑھ
۲۷۹۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب ״
۲۸۰۔ میاں ظفر الدین صاحب ״
۲۸۱۔ خانصاحب ذو الفقار علی خانصاحب ریاست رام پور
۲۸۲۔ بابو محمد شفیع خانصاحب ہیڈ کانسٹیبل مظفر نگر
۲۸۳۔ بابو محمد سلیمان صاحب مظفر نگر
۲۸۴۔ بابو عبد الرزاق صاحب گونڈہ
۲۸۵۔ ڈاکٹر عبد الکریم صاحب فیض آباد
۲۸۶۔ بابو فتح محمد صاحب ״
۲۸۷۔ ڈاکٹر رفیع الزمان صاحب ״
۲۸۸۔ بابو عبد الرحمٰن صاحب ٹونڈلہ
۲۸۹۔ میاں ولی اللہ صاحب شاہ آباد
۲۹۰۔ بابو عبد الستار خانصاحب ״
۲۹۱۔ نور بیگم صاحبہ اہلیہ بابو رحمت اللہ خانصاحب بھوپال
۲۹۲۔ لقاء اللہ صاحب بھوپال
۲۹۳۔ ڈاکٹر محمد عمر صاحب لکھنؤ
۲۹۴۔ میاں محمد یوسف صاحب پٹنہ
۲۹۵۔ ماسٹر دل محمد صاحب منصوری
۲۹۶۔ مولوی برکت اللہ صاحب حکیم بڑہارا
۲۹۷۔ بابو محمد صادق صاحب بلاسپور
۲۹۸۔ ڈاکٹر محمد لطیف صاحب جے پور
۲۹۹۔ صوفی عبد الرحیم صاحب ״
۳۰۰۔ ڈاکٹر محمد سعید صاحب ״
۳۰۱۔ میاں ملک احمد صاحب
۳۰۲۔ نواب چودہری محمد دین صاحب جے پور
۳۰۳۔ بابو محمد حسین صاحب چتوڑ گڑھ
۳۰۴۔ قریشی عبد الشکور صاحب اجمیر
۳۰۵۔ بابو عبد الغفور صاحب سانبھر
۳۰۶۔ بابو محمد حسین صاحب منگلور
۳۰۷۔ ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب
۳۰۸۔ مولوی محمد صاحب سررشتہ دار بنگلوڑہ
۳۰۹۔ چودہری ابو الہاشم صاحب ڈہاکہ
۳۱۰۔ میر عزیز الدین صاحب بنگلوڑہ
۳۱۱۔ منشی محمد عبد اللہ صاحب جوار زمانہ (باقی)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل کتب خریدیئے

پڑھیئے اور فائدہ اٹھایئے

ان میں سے بعض بہت تھوڑی تعداد میں باقی ہیں۔ جو صرف انہی کو مل سکیں گی۔ جو جلد منگوائیں گے۔

نام کتب	قیمت						
سرمہ چشم آریہ	عہ/	انوار الاسلام	۴/	لجۃ النور	۶/	چشمہ معرفت	۸/
فتح اسلام	۲/	منن الرحمن	۱۲/	اربعین کامل	۱۲/	پرانی تحریریں	۳/
توضیح مرام	۲/	نور القرآن ہر دو حصہ	۹/	خطبہ الہامیہ	عہ/	تقریر جلسہ دعا	۳/
ازالہ اوہام	عہ/	انجام آتھم	۶/	دافع البلاء	۲/	تقریریں	۲/
شحنہ حق	۸/	تحفہ گولڑویہ	عہ/	نزول المسیح	۱۲/	مجموعہ اشتہارات چھ حصے	عہ/
آئینہ کمالات اسلام	بہ/	کتاب البریہ	عہ/	تحفہ ندوہ	/۰	فریاد درد	۸/
آسمانی فیصلہ	۳/	تحفہ قیصریہ	۴/	اعجاز احمدی	۶/	ضرورت الامام	۴/
کشتی نوح	۶/	سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۳/	ریویو مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی	۱/	حقیقۃ الوحی	سے
برکات الدعا	۳/	راز حقیقت	۲/	سناتن دھرم	۱/	استفتاء عربی	۶/
حجۃ الاسلام	۲/	ایام الصلح فارسی	۸/	تذکرۃ الشہادتین	۱۲/	درثمین فارسی	۶/
سچائی کا اظہار	۱/	ستارہ قیصریہ	۱/	لیکچر سیالکوٹ	۴/	مسیح ہندوستان میں	۶/
شہادت القرآن	۱۰/	تحفہ غزنویہ	۲/	تجلیات الٰہیہ	۱/	نشان آسمانی	۳/
نور الحق حصہ دوم	۶/			قادیان کے آریہ اور ہم	۳/		

نوٹ :- سلسلہ احمدیہ کے متعلق باقی تمام کتب بھی ہمارے ہاں موجود ہے۔

ملک فضل حسین مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

تخفیف

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بموجب کہ دواؤں کی قیمت کم ہونی چاہیئے۔ ہم نے عرق نور کی قیمت عہ فی شیشی یا پیکٹ کی بجائے ۲/ کر دی ہے۔

تاکہ ضرورت مند احباب آسانی سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اگر آپ کو یا آپ کے عزیزوں کو بڑھی ہوئی تلی۔ ضعف جگر یا معدہ۔ یرقان۔ کمی بھوک۔ کمزوری مثانہ۔ دائمی قبض۔ پرانا بخار۔ یا کھانسی جیسے امراض سے تکلیف ہے۔ تو عرق نور مجرب المجرب ثابت ہوگا۔

موسمی بخار کے ایام میں اس کا استعمال بخار کو روکتا ہے۔ مصفی خون ہونے کے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔

عورتوں کی پوشیدہ امراض کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ بانجھ پن۔ اٹھرا کے لئے لاجواب دوا ہے ماہواری خرابی۔ قلت خون اور درد کو دور کر کے بچہ دانی کو قابل تولید بناتا ہے۔ فہرست مفت طلب کریں۔

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان

امیر المومنین کا ارشاد

الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۳ء۔ ہومیوپیتھک طریق علاج کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا ... اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو لا علاج سمجھے جاتے تھے۔ قابل علاج ثابت ہو گئے اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی۔ آپ بھی ہومیوپیتھک علاج کریں۔ مجھ سے مشورہ لیں۔

ایم۔ انیچ احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ

ضرورت ہے

دو باغبان (مالیوں) کی جو نیک چلن دیانت دار و اپنے کام سے خوب واقف ہوں۔ پیوند وغیرہ لگانے درختوں ترکاریوں پھلواری وغیرہ اور باغ کے آرائشی کاموں سے واقف ہوں۔ احمدی یا پوربیہ کو ترجیح دی جائیگی ۔ تنید کو سب سے زیادہ ترجیح ہوگی۔ درخواست بذریعہ ناظر الفضل آنی چاہیئے۔ درخواست کے ساتھ سابقہ ملازمتوں اور امتحانوں وغیرہ کی سندات ہونی چاہئیں۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوگا۔

استاد کی ضرورت

ہمیں ایک ایسے استاد کی ضرورت ہے جو لڑکیوں کو انٹرنس تک تیاری کرا سکے حساب اور انگریزی اچھی طرح جانتا ہو۔ سب سے زیادہ ضروری یہ امر ہے۔ کہ اس نے پہلے ایسے امتحانات دلائے بھی ہوں۔

درخواستیں بنام ب معرفت مینیجر الفضل بھیجی جائیں۔

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھایئے

الفضل کے پرانے فائل

یہ فائل نہایت قیمتی چیز ہیں۔ جو خاص وجوہات کی بناء پر نہایت سستے فروخت کئے جا رہے ہیں۔ قیمت بغیر محصولڈاک صرف چار روپے ہے۔ احباب جلد منگا لیں ورنہ پھر کسی قیمت پر دستیاب نہ ہو سکیں گے۔ مینیجر الفضل

حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح اولؓ کے دستِ مبارک کی تحریر کردہ

اصل بیاضِ نور الدینؓ

جسے حضور کے صاحبزادگان نے شائع کیا تھا۔ قریب الاختتام ہے۔ صرف دو سو نسخے باقی ہیں جنہیں رعایتی قیمت پر فروخت کیا جائے گا۔ دوست منگوائیں اور فائدہ اٹھائیں یہ حضرت حکیم الامت کے پچاس سالہ طبی تجربات کا خلاصہ ہے۔ صفحات ۶۲۸

قیمت { حصہ اول بے جلد عا / رعایتی ۱۲ / مجلد عا ″ عا

ملنے کا پتہ:۔ حکیم محمد عبد اللطیف گجراتی پروپرائٹر کتب خانہ الشیبانی۔ قادیان۔

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو — اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو

پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو — دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نور الدین صاحبؓ شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں جو نہایت کارآمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔

قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائے گا۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

سُرمہ نُور (رجسٹرڈ)

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ سرموں کا سرتاج نہایت ہی قابل قدر اور مقوی بصر ادویات کا مجموعہ۔ ضعف بصر۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ پانی بہنا۔ اندھراتا۔ سرخی وغیرہ دور کر کے نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے۔ نمونہ ۱ؔ کے ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ قیمت فی تولہ ۶ؔ ماشہ عہ۔

شفاخانہ رفیق حیات قادیان۔ پنجاب

موتی سُرمہ کا مسیحائی اثر

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی، ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا"

جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب کنٹونمنٹ سپرنٹنڈنٹ چھاؤنی فیروزپور لکھتے ہیں کہ:۔ "آپ کے موتی سرمہ کی خدا کے فضل و کرم سے فیروزپور میں دھوم مچ گئی ہے، میری آنکھیں مجھے قریباً قریباً جواب ہی دے چکی تھیں، خیال تھا کہ موگہ جا کر آنکھوں کا علاج کراؤں، اچانک الفضل پڑھتے پڑھتے آپ کے اشتہار پر نظر پڑی، منگوایا، استعمال کیا، سرمہ کیا ہے، گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا کرشمہ ہے، میں تو کیا؟ جس جس نے استعمال کیا۔ اس کے مسیحائی اثر کو دیکھ کر حیرت میں رہ گیا۔ براہ کرم سات تولہ موتی سرمہ علیحدہ علیحدہ سات شیشیوں میں بذریعہ وی پی جلد بھیج دیجئے"

دُنیا تسلیم کر چکی ہے کہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوند۔ ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھیں گے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے۔

قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے (عہ۸) محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ، اگست۔ آج صبح لاہور پولیس لائن میں ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب نے پولیس فورس کی پریڈ کا ملاحظہ کیا۔ اور اپنے لیکچر میں ان کی مسجد شہید گنج کے حادثہ کے سلسلہ میں حسن کارکردگی اور نہایت مشکل فرائض کی سرانجام دہی پر شکریہ ادا کیا۔

برلن ، اگست۔ تین سو ہوٹلوں میں مقیم یہودیوں کو بوریا سے اخراج کا حکم دیا گیا ہے۔ جس پر ہر یہودی بچہ۔ بوڑھا بیمار اور تندرست ملک کو چھوڑ کر چلا گیا۔ ایک ہوٹل جس کے مالک یہودی تھے بند کرا دیا گیا ہے۔

لنڈن ، اگست۔ مسٹر سٹینلے بالڈون وزیر اعظم رخصتیں باہر گزارنے کی غرض سے لنڈن سے روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کی غیر حاضری میں مسٹر میکڈانلڈ وزارت کے فرائض سرانجام دیں گے۔

لنڈن ، اگست۔ اگرچہ جمعیۃ اقوام صلح کی کوشش کر رہی ہے۔ اور ایبے سینیا بھی صلح کا خواہشمند ہے مگر طرفین کی تنازعہ ایبے سینیا کے متعلق قیل و قال محاربانہ اور جنگ آمیز ہے۔ شہنشاہ حبشہ نے کہا "اگرچہ میں صلح کا پورا پورا حامی ہوں۔ مگر جنگ کی صورت میں ملک کی حفاظت اور اس کی آزادی کو برقرار رکھنے کے مقدس فرض کی سرانجام دہی میں ہرگز کوتاہی نہیں کروں گا" ایبے سینیا میں حملہ کی مدافعت کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اٹلی بھی علاوہ فرانسیسی افواج کے فضائی طاقت کو مضبوط کر رہا ہے۔ اور اپنی کامیابی کا راز ہوائی طاقت کے استحکام میں سمجھتا ہے۔ ایک تیز رو ہوائی جہاز کی جو دو پونڈ وزن کے پانچ سو بم اور دیگر مہلک گیسیں اٹھا سکے۔ سسلی میں بڑی شد و مد سے تیاری ہو رہی ہے۔

نئی دہلی ، اگست۔ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک سکھ ممبر کی طرف سے یہ ریزولیوشن پیش کیا جائیگا۔ کہ حکومت کرپانوں کی لمبائی کے متعلق پابندی ہٹا دے۔ اور کرپان ایکٹ تمام ہندوستان میں نافذ کیا جائے۔ تاکہ مختلف صوبوں میں سکھوں کو پریشان نہ ہونا پڑے۔

نئی دہلی ، اگست۔ ہندوستان کے نئے وائسرائے لارڈ لنلتھگو کے متعلق بعض حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ آئندہ کانسٹی ٹیوشن کی کامیابی کے لئے یہ ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سخت گیری کی پالیسی کی بجائے آشتی کی پالیسی اختیار کی جائے اس لئے ایک ایسے شخص کو ہندوستان کی باگ ڈور دی گئی ہے۔ جس کے متعلق یہ یقین کیا جاتا ہے کہ وہ صلح کی پالیسی پر نہایت کامیابی سے عمل کر سکے گا۔ سیاسی حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ نئے وائسرائے لارڈ ولنگڈن کی پالیسی کی بجائے لارڈ اردن کی پالیسی پر عمل کرینگے۔

رنگون ، اگست۔ برما کونسل کے آج کے اجلاس میں صدر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش ہوئی تھی۔ لیکن سوال و جواب کے بعد جب تحریک پیش ہونے کا وقت آیا۔ تو مسٹر سی۔ پی کھن مانگ جنہوں نے ابتداء میں تحریک پیش کرنی تھی۔ غیر حاضر پائے گئے۔ دوسرے محرک نے کہا۔ کہ میں یہ تحریک پیش کرنا نہیں چاہتا اس پر ہاؤس میں چاروں طرف سے انہیں چیئرز دیئے گئے۔

نتھیا گلی ، اگست۔ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے کپتان لگ۔ جو آجکل فرنٹیئر گورنمنٹ کے انڈر سیکرٹری ہیں۔ گلگت میں اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے ہیں۔ آپ ۲۵ اگست کو وہاں چلے جائینگے معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر مچل انڈر سیکرٹری مقرر کئے جائینگے۔

ناگپور ۶ اگست۔ ناگپور یونیورسٹی نے سر ہری سنگھ گوڑ اور پروفیسر ایم اے سوگھی کو ۱۹۳۶ء میں کیمبرج میں سلطنت کی یونیورسٹیوں کی کانگرس میں شامل ہونے کے لئے اپنا ڈیلی گیٹ مقرر کیا ہے

لنڈن ، اگست برطانیہ کی بے روزگاری کے اعداد و شمار مظہر ہیں۔ کہ امسال بے روزگاروں کی تعداد میں بتدریج کمی ہوتی رہی۔ اور کساد بازاری شروع ہونے کے بعد اب پہلی بار ان کی تعداد بیس لاکھ رہ گئی ہے۔ بے روزگاروں کی تعداد میں مزید کمی کرنے کے لئے بعض اور سکیمیں بھی زیر غور ہیں۔ اور امید کی جا رہی ہے۔ کہ بے روزگاری بہت جلد دور ہو جائے گی۔

علی گڑھ ، اگست ہز ایکسی لنسی سر ہیری کا ہیگ۔ گورنر یو۔ پی نے ڈاکٹر ضیاء الدین احمد وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی دعوت کو منظور کر لیا ہے چنانچہ آپ ماہ نومبر میں علی گڑھ تشریف لے جائیں گے۔ لیکن تاحال کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔

رنگون کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جمہوریہ ترکیہ نے پٹرول اور سونے کی کانوں کا ٹھیکہ پانچ سال کے لئے ایک روسی کمپنی کو دے دیا ہے۔ معاہدہ میں سب سے بڑی شرط یہ ہے۔ کہ ان کانوں میں کام کرنے والے تمام مزدور اور ملازم ترک ہوں۔

لاہور ، اگست۔ مجلس مرکزیہ تحفظ مساجد و اوقاف نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۹ اگست کو ملک کے طول و عرض میں یوم مسجد شہید گنج منایا جائے۔

شملہ ، اگست۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ اطالیہ اور ایبے سینیا کی کشمکش کی صدائے بازگشت اسمبلی میں بھی سنی جائے گی۔ اور اس امر کے متعلق سوالات کئے جائیں گے۔ کہ آیا واقعی ایبے سینیا میں دو ہزار کے قریب ہندوستانی آباد ہیں؟ اور آیا فرانس اور امریکہ اپنی رعیت کے باشندوں کی حفاظت کے لئے جو ایبے سینیا میں مقیم ہیں۔ انتظامات کر رہے ہیں۔ اگر واقعی یہ درست ہے۔ تو اس صورت میں حکومت ہند اپنی رعیت کے باشندوں کی حفاظت کے لئے جو ایبے سینیا میں مقیم ہیں۔ کیا تدابیر اختیار کرنا چاہتی ہے

شملہ ۶ اگست۔ حکومت ہند نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ سندھ میں علیحدہ ہائیکورٹ قائم کی جائے۔ اس سلسلہ میں تاحال وزیر ہند کی طرف سے اجازت موصول نہیں ہوئی۔ بہر حال علیحدگی کے وقت یعنی یکم اپریل ۱۹۳۶ء کو ہائیکورٹ قائم نہیں کی جائے گی۔ ممکن ہے۔ کہ بعد میں کسی وقت اس کا قیام عمل میں آ جائے

استنبول ۵ اگست۔ آج جمہوریہ ترکیہ کی طرف سے ایک اعلان براڈکاسٹ کیا گیا جس میں یہ بتایا گیا۔ کہ ۱۹۲۳ء میں ترکوں کے پاس صرف ۱۲ ہزار ٹن کے جہاز موجود تھے۔ مگر اس وقت ایک لاکھ پچاس ہزار ٹن کے جہاز موجود ہیں۔ اور ابھی اس میں اضافہ کی ضرورت ہے۔

شملہ ۶ اگست امید کی جاتی ہے کہ سر عبد الرحیم صدر اسمبلی ۲۲ اگست کو بمبئی پہونچکر ۲۵ اگست کو شملہ پہونچ جائینگے صاحب صدر اس مسئلہ پر غور کریں گے۔ کہ آیا چار سو سے زیادہ سوالات اور ایک سو سے زیادہ قراردادوں کے پیش کرنے کا موقع دیا جا سکتا ہے۔ یا نہیں۔

حیدر آباد دکن ، اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حکومت دکن غالباً راجہ دھن راج گیرجی (حیدر آباد) کو کھانڈ کے ایک کارخانہ کے قیام کے متعلق اجازت دے دیگی۔ یہ کارخانہ جونیر نظام نگر کے علاقہ میں قائم کیا جائے گا۔ سالانہ ایک سے ڈیڑھ ہزار ٹن کھانڈ مہیا کرے گا۔ اس وقت مملکت دکن میں سالانہ چالیس ہزار ٹن کھانڈ باہر سے آتی ہے۔

انگورہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ترکی حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ استنبول اور انگورہ میں جرائد نگاری کے دو مدارس کھولے جائیں۔ جن میں طلباء کو سیاسی امور کی تعلیم دی جائے۔ ان مکاتب کے پرنسپل کارسنگری پاشا ہونگے۔ جو اس سے قبل استنبول کے مکتب حربیہ کے پرنسپل تھے۔

برلن ۶ اگست۔ جرمن پارلیمنٹ کے سابق ڈپٹی البرٹ قیصر کو برلن کی پیپلز کورٹ نے زبردست فریب کاری کے جرم میں سزائے موت...... دی گئی ہے۔ مختلف الزامات میں [illegible]

(عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی